شرک کی تعریف
شرک کی اقسام
شرک کا انجام

مراجعہ وتقدیم

فضیلۃ الشیخ عطاء الرحمن ضیاء اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ

مصنف

فضیلۃ الشیخ طاہر نثار عزیز بن عبد العزیز حفظہ اللہ

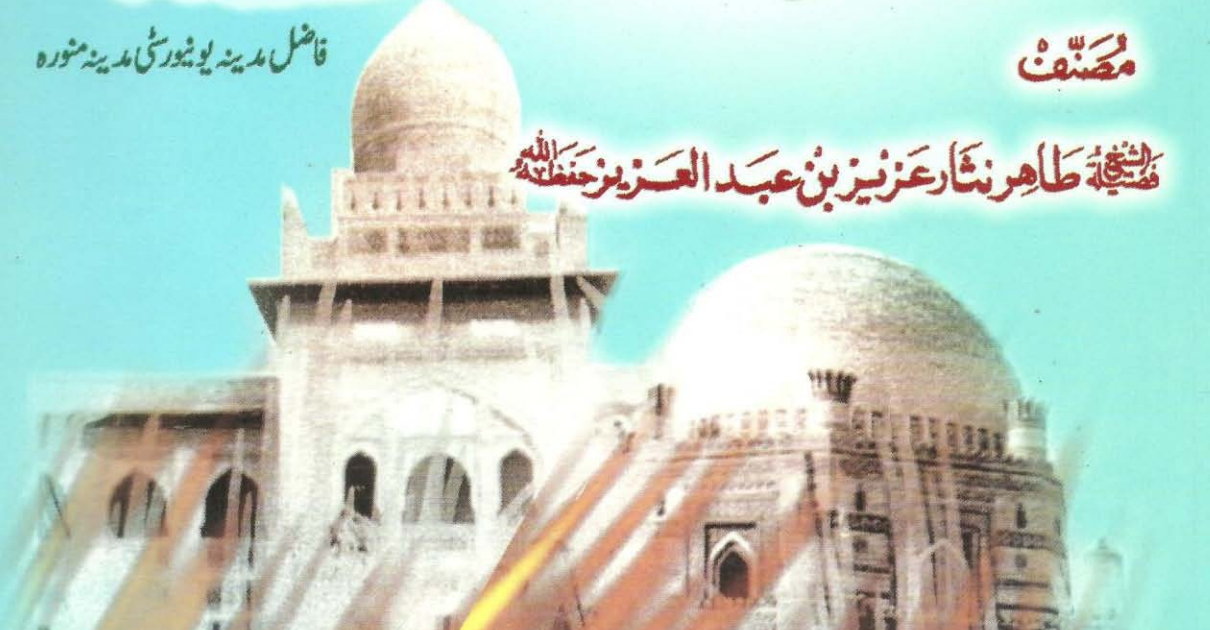

www.KitaboSunnat.com

الناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شرک
کی تعریف
کی اقسام
کا انجام

مراجعہ وتقدیم

فضیلۃ الشیخ عطاء الرحمن ضیاء اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ

مصنف

فضیلۃ الشیخ طاہر نثار عزیز بن عبد العزیز حفظہ اللہ

الناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مکتبہ بیت السلام الریاض محفوظ ہیں

کتاب: شرک اس کی تعریف اس کی اقسام اس کا انجام

الناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض

☎ 4460129
جوال: 0505440147
0502033260
فاکس 4462919

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّآتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضْلِلْ فَلاَ ھَادِيَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَن لَّا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّم.

(۱) ﴿یٰأَیُّھَا الَّذِیْنَ أٰمَنُو اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلاَ تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَأَنْتُم مُسْلِمُوْنَ﴾

(۲) ﴿یٰأَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَنِسَآءً وَاتَّقُوْا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْباً﴾

(۳) ﴿یٰأَیُّھَا الَّذِیْنَ أٰمَنُوْ اتَّقُوْا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴾

(٤) ﴿وإِذْ قَالَ لُقْمٰنِ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾

ترجمہ: ''اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے''۔(القمان ۱۳) ''تفسیر مولانا جونا گھڑی صاحب''

اما بعد!

جو شخص شرک کرتا ہوا مر گیا زندگی میں اس نے شرک سے توبہ نہیں کی تو قیامت کے دن اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَغْفِرُ اَنْ یُشْرِکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ﴾ (النساء۴/۴۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بلاشبہ اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے البتہ اس کے علاوہ گناہ جس کے لئے چاہے گا معاف فرمادے گا“۔

مشرک پر اللہ نے جنت کو ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے۔

شکر و دعا:

میں اپنے ان محترم اساتذہ اکرام صاحبان کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی رہنمائی فرمائی اور مراجعہ اور نظر ثانی فرمائی اور اپنے بڑے بھائی محترم حافظ عابد الٰہی صاحب حفظہ اللہ کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی طبع و اشاعت کی اور اسے اپنے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام پڑھنے، سننے والے تمام دینی بہن بھائیوں کو رشد و ہدایت فرمائے۔ (آمین)

اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس بدترین عمل سے محفوظ رکھے اور ہمیں صحیح دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) جزاکم اللہ خیراً

اور میں دعا گوں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے فائدہ مند بنائے۔ (آمین)

طاہر نصار عزیز بن عبد العزیز

الریاض سعودی عرب

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں جو تمام نعمتیں دینے والا افضل احسان کرنے والا ہے۔

شرک جس کی بیخ کنی کرنے کے لئے اسلام آیا تھا آج اسی جرم عظیم جس کو نہ بخشنے کی رب رحمٰن نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ ﴿لِيُقَرِّبُنَا اِلَى اللهِ الزُّلْفٰى ۞﴾ کے لبادے اور محبت اولیاء اللہ کے پیرہن میں اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ﴿اِنَّ لِلّٰهِ وَاِنَّ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۞﴾

راہ ہدایت کے طالب اور جنت کے راہی مسلمان کو اس فتنے سے بچانے کے لئے محترم طاہر رضا عزیز صاحب نے قلم اٹھایا اور کتاب اللہ اور سنت رسول سے اس موضوع پر "شرک کے مظاہر" کے نام سے مختصر رسالہ تصنیف کیا جس کی مراجعت و تقدیم محترم جناب عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی مدینہ منورہ نے کی۔ اور مسلمانوں کے استفادہ کے لئے مکتبہ بیت السلام الریاض نے اس کو جدید طباعت سے آراستہ کر کے آپ کے ہاتھوں میں پیش کر دیا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی اور کوتاہی محسوس کریں تو ہماری رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کتاب کے مولف، مترجم و کمپوزر، ناشر اور تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے میں تعاون فرمایا۔ (آمین)

ناشر

ابو میمون حافظ عابد الٰہی ایم اے

مدیر مکتبہ بیت السلام الریاض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۳
۲	شکر دعا	۴
۳	عرض ناشر	۵
۴	فصل اوّل	
۵	مبحث اول: شرک کی تعریف	۱۱
۶	مبحث دوم: شرک کی قسمیں	۱۲
۷	شرک اکبر	۱۲
۸	شرک اصغر	۱۳
۹	شرک ظاہر	۱۳
۱۰	شرک خفی	۱۴
۱۱	مبحث سوئم: شرک کی برائیاں	۱۷
۱۲	بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے	۱۷
۱۳	اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گا	۱۸
۱۴	اللہ تعالیٰ نے جنت کو مشرک پر حرام قرار دیا ہے	۱۸
۱۵	شرک تمام نیک اعمال کو مٹا دیتا ہے	۱۸
۱۶	شرک کا خون اور مال مسلمانوں کے لئے حلال ہے	۱۹
۱۷	شرک تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بھاری گناہ ہے	۱۹
۱۸	شرک حقیقت میں نقص وعیب ہے	۲۰
۱۹	فصل ثانی:	
۲۰	مبحث اول: شرک کے مظاہر	۲۲
۲۱	غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے	۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲	غیر اللہ کی پناہ طلب کرنا	۲۴
۲۳	غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز	۲۹
۲۴	غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا	۳۵
۲۵	بتوں اور تھانوں کی پوجا پاٹ	۳۶
۲۶	بتوں کا طواف	۳۷
۲۷	درخت پتھر یا قبر وغیرہ سے برکت حاصل کرنا	۳۷
۲۸	جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں وہاں اللہ کے نام پر جانور ذبح نہ کیے جائیں	۴۳
۲۹	تکلیف اور مصیبت دور کرنے کے لئے کڑا اور چھلا اور دھاگہ وغیرہ پہننا شرک ہے	۴۴
۳۰	دم تعویذ اور گنڈوں وغیرہ کے بارے میں شرعی احکام اور جھاڑ پھونک، اعمال محبت	۴۵
۳۱	بدشگونی اور بدفالی کا بیان	۴۷
۳۲	جادوگری اور کہانت نجومی کا بیان اور علامات	۵۰
۳۳	ستاروں میں تاثیر ماننا شرک ہے	۵۳
۳۴	نجومی ساحر اور کاہن کافر ہیں	۵۴
۳۵	غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے	۵۵
۳۶	نیک عمل کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی نیت شرک ہے	۵۶
۳۷	ریاء کاری چھپا ہوا شرک ہے	۵۷
۳۸	جان بوجھ کر نعمتوں میں اللہ کا شریک بنانا	۵۸
۳۹	اللہ کے علاوہ کسی کو غیب دان سمجھنا	۶۰
۴۰	رسم و رواج میں شرک کی حرمت	۶۸
۴۱	اولاد کے سلسلے میں شرک کی رسمیں	۷۰
۴۲	کھیتی باڑی میں شرک کی رسمیں	۷۰
۴۳	چوپایوں میں شرک کی رسمیں	۷۱
۴۴	حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتانے میں علماء اور احکام کی بات ماننا	۷۲
۴۵	مبحث دوم: شرک کا سدباب کیسے کریں؟	۷۵
۴۶	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان	۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

(۱) مبحث اول

شرک کے لغوی معنی

(ب) مبحث دوم:

شرک کی قسمیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل:

شرک کی تعریف

لغوی اور اصطلاحی:

شرک لغت میں أَشْرَکَ یُشرِکُ إِشْرَاکاً سے ماخوذ ہے۔جس کے معنی ہیں کسی چیز میں کسی کو شریک بنانا۔

کہا جاتا ہے أشرکہِ فِي أمرِهِ جب اسے کسی چیز میں شریک بنائے اس سے اُشرک باللہِ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا کسی کو اللہ کا ساجھی بنانا۔

تشریح:

یعنی کسی کو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے میں اور الٰہ ہونے میں شریک بنایا جائے یعنی توحید ربوبیت اور توحید الوہیت میں غیر یا غیر اللہ کو اللہ کا شریک بنانا۔

یا غیر اللہ کے لئے عبادت کی قسموں میں سے کچھ چیزیں خاص کر لی جائیں جیسے کہ ذبح کرنا، نذر ماننا، خوف کھانا، ریاء یعنی امید باندھنا، بھروسہ رکھنا، محبت رکھنا وغیرہ۔ یہ سب شرک کے زمرہ میں ہے۔

❊❊❊

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوم:

شرک کی قسمیں

(۱) شرک اکبر

(۲) شرک اصغر

(ا) شرک ظاہر

(ب) شرک خفی

شرک کی دو قسمیں ہیں:

شرکِ اکبر

حلّت یعنی: یعنی اسلام سے آدمی کو خارج کر دیتا ہے۔اور اگر شرک کرنے والے نے شرک سے توبہ نہیں کی اور حالت شرک ہی میں مر گیا تو ہمیشہ کے لئے نار جہنم میں رہے گا۔عبادت کی انواع واقسام میں سے کسی بھی قسم کو غیرہ اللہ کی طرف پھیر دینے کو شرک اکبر کہتے ہیں جیسے کہ غیر اللہ سے دعاء، فریاد کرنا، انہیں پکارنا، ان کے نام پر نذریں ماننا وغیر جیسا کہ صاحب قبر جن اور شیاطین کے ناموں پر لوگ کرتے ہیں اور اسی طریقہ سے مردوں، جنوں، اور شیطانوں سے خوف کھانا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسے تکلیف اور ضرر پہنچائیں یا مہلک بیماریوں وغیرہ میں مبتلا کر دیں۔

نیز اسی طریقہ سے اپنی مرادوں اور حاجتوں میں کامیابی اور مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات اور چھٹکارے کے لئے غیر اللہ سے امیدیں باندھ رکھنا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان سب پر صرف اور صرف اللہ عزوجل ہی کی ذات قادر مطلق ہے اور بس۔صد افسوس! جیسا کہ آجکل یہ مشرکانہ رسوم اولیاء اور صالحین کی قبروں پر بنے قبوں اور ڈھانچوں پر یہ شکل عام پائی جاتی ہے۔العیاذ باللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

فرمان رب قادر مطلق ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ ۞﴾ (سورہ یونس آیت ۱۸)

ترجمہ: ''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں''۔

شرکِ اصغر

یہ حلت یعنی دین اسلام سے خارج نہیں کرتا ہے مگر توحید میں نقص پیدا کر دیتا ہے۔ نیز شرک اکبر کے لئے وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم **شرک ظاهر**:

اس کا تعلق الفاظ اور افعال سے ہوتا ہے، الفاظ کی مثال جیسے غیر اللہ کی قسم کھانا، فرمان نبی کریم ﷺ ہے: ﴿مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ أَشْرَكَ ۞﴾

ترجمہ: ''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی پس تحقیق کہ اس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔

اور اس طرح کہنا ((مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ))

ترجمہ: ''جو اللہ نے چاہا اور تم نے چاہا۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ((ماشاء الله وشئت)) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿أَجَعَلْتَنِى لِلّٰهِ نِداً قُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحدَهُ ۞﴾ کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا۔ بلکہ تم یہ کہو جو صرف تنہا اللہ تعالیٰ چاہے۔ (نسائی کی روایت)

اور یہ کہنا: ((لَوْ لاَ اللّٰهُ وَفُلاَن))

ترجمہ: ''اگر اللہ نہ ہوتا اور فلاں نہ ہوتا'' بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے:

((مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ فُلاَنٌ وَلَو لاَ اللّٰهُ ثُمَّ فُلاَنٌ))

ترجمہ: ''اللہ نے چاہا اور پھر فلاں نے چاہا اور اگر اللہ نہ ہوتا اور پھر فلاں نہ ہوتا''۔ اس لئے کہ لفظ ثُمَّ بمعنی پھر تراخی یعنی دیر اور دوری اور تاخیر کے ساتھ ترتیب کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی بندہ کی مشیت کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع کر دیتا ہے جیسا کہ فرمان رب کریم ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا تَشَآءُ ونَ اِلَّآ أنْ يَّشَآءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورۃ التکویر ۲۹)

ترجمہ: ''اورتم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے''۔

اور جہاں تک واو کی بات ہے یہ صرف جمع اور اشتراک یعنی کسی چیز میں برابر شامل ہونے کے لئے ہوتا ہے۔اس سے ترتیب اور تعتیب مقصود نہیں ہوتا ہے، جیسے کہ یہ کہنا ((مَا لِي الَّا اللهُ وَانْتَ))

''میرے لئے سوائے اللہ کے اور تمہارے کوئی نہیں ہے''۔

اور یہ کہنا: ((وَھٰذَا مِنْ بَرَکَاتِ اللهِ وَبَرَکَاتُکَ))

ترجمہ: ''یہ اللہ کی برکت ہے اور تمہاری برکت ہے''۔

اور افعال کی مثال: جیسے کہ کسی بلا سے نجات کے لئے یا کسی شر سے بچنے کے لئے کوئی مخصوص قسم کا دھاگا، پٹی یا حلقہ کا پہننا یا نظر بد سے یا دیگر کئی فتنہ وغیرہ سے بچنے کے لئے یا کسی شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ اسباب وذرائع ہیں تو یہ شرک اصغر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسباب نہیں بتائے ہیں لیکن اگر یہ اعتقاد ہے کہ یہ بذات خود ہی بلاؤں سے نجات دیتے ہیں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھتے ہیں تو پھر یہ شرک اکبر ہوجاتا ہے۔

کیونکہ اس نے غیر اللہ سے اپنا عقیدہ جوڑ لیا یعنی اللہ کو چھوڑ کر مکمل اسی پر بھروسہ اور اعتقاد کر بیٹھا۔

دوسری قسم: **شرک خفی**: (یعنی پوشیدہ شرک)

یہ ارادوں اور نیتوں کے اندر ہوتا ہے۔ جیسے کہ ریاء یعنی دکھاوا اور سمعۃ یعنی طلب اور شہرت اور ناموری وغیرہ بطور مثال ایسا کوئی عمل کرے جس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب مطلوب ہو لیکن اسی سے اپنے لیے کوئی عمل کرے جس سے لوگوں کی مدح اور ستائش بھی چاہتا ہو۔ جیسے کہ نماز کو بڑی خوبصورتی سے ادا کرے یا صدقہ وخیرات کرے تاکہ اس کی تعریف اور خوبی بیان کی جائے۔ یا با آواز بلند ذکرواذکار کرے یا خوبصورت لب ولہجہ میں تلاوت قران کرے تاکہ جب لوگ اس کو سنیں تو اس پر اس کی مدح سرائی کریں اور داد تحسین دیں اور ریاء جب عمل میں داخل ہوجاتا ہے۔ تو اس کے ثواب کو مکمل ختم کردیتا ہے۔ فرمان ربّ کریم ہے۔

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورۃ الکہف ۱۱۰)

ترجمہ: ''تو جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو۔ اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے''۔

اور فرمان رسول کریم ﷺ ہے۔الحدیث:

﴿اَخوف مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ الشركَ الاَصغرَ قالوا يا رسول الله وما الشرك الْاَصغر قال الرياء﴾ (رواه احمد، والطبرانی، والبغوی فی شرح السنة)

ترجمہ: ''سب سے بڑی خوف والی چیز جس کا مجھے تم پر ڈر ہے وہ شرک اصغر ہے صحابہ ؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ شرک اصغر کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ریاء یعنی نمود دکھاوا شہرت طلبی وغیرہ''۔

نیز اس زمرہ سے اس عمل کا بھی تعلق ہے جو محض دنیوی طمع ولالچ کی خاطر کیا جائے جیسے کہ صرف مال دولت کے لئے یہ سارے اعمال شرک خفی میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

﴿تَعَسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَتَعَسَ عَبْدُالدِّرهِمَ تَعَسَ عَبْدُالْخَمِيْصَةِ تَعَسَ عَبْدُالْمَحِيْلَةِ اِنَ أعطى رَضِىَ وَان لَمْ يقط سَخِط﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''ہلاک و برباد ہو دینار کا بندہ اور ہلاک و برباد ہو درہم کا بندہ ہلاک و برباد ہو کپڑے اور دھاری دار چادر کا بندہ ہلاک و برباد ہو دیدہ زیب نقش ونگار والی چادر کا بندہ اگر اسے یاد کیا تو خوش وخرم ہو گیا اور نہیں یاد کیا تو ناراض ہو گیا''۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ارادوں اور نیتوں میں شرک کا واقع ہونا یہ ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کا ساحل نہیں ہے اور بہت کم ہیں جو اس شرک سے بچ جاتے ہیں پس جس کا ارادہ اپنے عمل سے اللہ کی خوشی کے علاوہ ہے اور اس کی نیت اللہ کی قربت اور نزدیک کے علاوہ کسی اور چیز کی ہے اور اس عمل کا کوئی صلہ اور بدلہ چاہتا ہے تو حقیقت میں ایسے انسان نے اپنے ارادے اور نیت میں شرک کیا ہے۔

اور اخلاص یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام افعال میں اپنے اقوال میں اور اپنے ارادے میں اور اپنی نیت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی چیز اللہ کی رضاو خوشنودی ہی کے لئے کرے یعنی وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کو دیا ہے لہٰذا جس بندہ کے عمل میں یہ چیز نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرمائے گا اور اسی اخلاص اور للّٰہیت کو حقیقت اسلام کہتے ہیں۔

فرمان رب کریم ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلامِ دِيْناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۞﴾ (سورہ آل عمران ٨٥)

ترجمہ: ''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا''۔

یہی درحقیقت ملت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہے سو جس نے اس سے اعراض کیا اور اس سے نفرت برتی وہ ہی حقیقت میں سب سے بڑا عقل کا نکمہ اور بہت بڑا بیوقوف ہے۔ (الجواب الکامل للعلامة ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ ص ١١٥)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث سوئم

شرک کی برائیاں

(۱) بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے جنت کو مشرک پر حرام قرار دیا ہے

(۴) شرک تمام نیک اعمال کو مٹا دیتا ہے۔

(۵) مشرک کا خون اور مال مسلمانوں کے لئے حلال ہے۔

(۶) شرک تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بھاری گناہ ہے۔

(۷) شرک حقیقت میں نقص وعیب ہے۔

(۱) بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے

چند اسباب اور وجوہ کی بناء پر گناہوں میں سب سے عظیم تر گناہ شرک ہی ہے اس لئے کہ شرک سے حقیقت میں خصائص الوہیت کے اندر خالق سے مخلوق کی تشبیہ لازم آتی ہے لہٰذا جس نے اس واحدہ لا شریک کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو حقیقت میں اس نے اس چیز کو اللہ کے مشابہ ٹھہرایا اور ایسا کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

فرمان رب کریم ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (سورہ لقمان آیت ۱۳)

ترجمہ: ''بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے''۔

اور ظلم کہتے ہیں کسی چیز کو اس کی اپنی جگہ سے ماحق ہٹا کر دوسری جگہ میں رکھ دینا۔ پس جس نے غیر اللہ کی عبادت کی تو حقیقت میں اس نے عبادت کو اس کی اپنی حقیقی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ میں رکھ دی۔ اور اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے غیر حقدار کی طرف پھیر دیا۔ اور یہ سب سے بھاری ظلم ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گا

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جس نے شرک سے دنیا میں توبہ نہیں کی اسے بروز قیامت بخشے گا نہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (سورۃ النساء آیت ۴۸)

ترجمہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے''۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے جنت کو مشرک پر حرام قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے جنت کو مشرک پر حرام کر دیا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ نار جہنم میں رہے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ (سورۃ المائدہ ۷۲)

ترجمہ: ''یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گناہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

(٤) شرک تمام نیک اعمال کو مٹا دیتا ہے

فرمان رب ذوالجلال ہے:

﴿ذٰلِکَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام آیت ۸۸)

ترجمہ: ''اللہ کی ہدایت ہی ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ أُوْحِيَ اِلَيْکَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۝﴾ (سورۃ الزمر آیت ۶۵)

ترجمہ: ''یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام) نبیوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا''۔

(۵) شرک کا خون اور مال مسلمانوں کے لئے حلال ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاقْتُلُوْا الْمُشْرِکِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ۝﴾ (سورۃ التوبۃ آیت ۵)

ترجمہ: ''مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو، انہیں گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کرلو اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو''۔

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۝﴾ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ''مجھے لوگوں سے قتال و جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے لگیں تو جب وہ اس کلمہ کے قائل ہو گئے پھر انہوں نے اپنے خون اور اپنی دولت کو مجھ سے محفوظ کرلیا اب صرف اس کلمہ کا جو حق ہے وہ ان پر باقی رہا''۔

(۶) شرک تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بھاری گناہ ہے

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ألا أنبئكم بأكبر الكبائر قلنا بلى يا رسول الله قال: ألا شراک بالله وحقوق الوالدين.........الحديث۝﴾ (رواہ البخاری ومسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہوں میں سے بھی سب سے بڑے گناہ کے بارے میں بتلا نہ دوں؟ سب نے کہا ہاں کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتلا دیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی''۔

پس شرک تمام ظلموں میں سب سے بڑا ظلم ہے اور توحید تمام عدلوں میں سب سے بڑا عدل ہے۔ لہٰذا جس چیز کے اندر اس مقصود عظیم یعنی توحید سے جتنی زیادہ منافات اور دوری یعنی مخالفت ہوگی (یعنی توحید سے اس کا ٹکراؤ جس قدر ہوگا) وہ چیز اتنی ہی بڑی کبیرہ گناہ شمار ہوگی سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے فرمایا سو جب شرک بذات خود اس مقصود یعنی توحید کے سراسر مخالف اور منافی ہے تو وہ بدیہی طور پر تمام کبیرہ گناہوں میں سے سب سے عظیم تر گناہ ٹھہرا اور اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو مشرک پر حرام کر دیا ہے اور توحید پرستوں کے لئے اس کا خون مال اور اس کے اہل وعیال کو مباح کر دیا ہے نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے حق عبودیت نہ ادا کرنے کی وجہ سے اہل توحید کے لئے یہ بھی مباح کیا ہے کہ انہیں وہ اپنا غلام اور عبید بنالیں، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی مشرک کا کوئی عمل قبول کرنے یا اس کے سلسلے میں کوئی شفاعت قبول کرنے یا اخوت میں اس کی کسی فریاد پر جواب دینے یا اس دن اس کی کسی امید کو شرفِ قبولیت عطا کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے سچ تو یہ ہے کہ مشرک نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت بدترین جہالت کا ثبوت پیش کیا ہے کہ اسی کی مخلوق میں سے اس کا العیاذ باللہ شریک ٹھہرایا۔ یہ انتہا درجہ کی جہالت نہیں تو پھر اور کیا ہے، نیز یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پرلے درجہ کا ظلم نہیں تو اور کیا ہے گو کہ امر واقع میں، وہ یعنی مشرک اپنے رب پر ظلم نہیں کیا ہے۔

(۷) شرک حقیقت میں نقص وعیب ہے

شرک حقیقت میں نقص وعیب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ان دونوں خامیوں سے منزّہ اور پاک ہے۔

یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا حقیقت میں اس نے العیاذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی چیز ثابت کی جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات منزّہ اور مبرّا ہے اور فی الواقع یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہا درجہ کی دشمنی، معاندت اور مشاقہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ثانی

مبحث اوّل:

شرک کے مظاہر

مبحث دوم:

شرک کا سد باب کیسے کریں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل:

شرک کے مظاہر

۱ غیر اللہ کو پکارنا۔
۲ غیر اللہ کی پناہ طلب کرنا۔
۳ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز کرنا۔
۴ غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا۔
۵ بتوں اور تھانوں کی پوجا پاٹ۔
۶ بتوں کا طواف۔
۷ درخت پتھر قبر و مزار سے برکت حاصل کرنا۔
۸ جس جگہ غیر اللہ کی پوجا پاٹ کی جاتی ہو وہاں اللہ کے نام پر ذبیحہ پیش کرنا۔
۹ کڑا، چھلا، دھاگہ وغیرہ پہننا۔
۱۰ دم جھاڑ، پھونک تعویذ گنڈہ، اعمال محبت۔
۱۱ بدفالی و بدشگونی۔
۱۲ کہانت، نجوم، جادوگری۔
۱۳ ستاروں میں تاثیر ماننا۔
۱۴ غیر اللہ کی قسم کھانا۔
۱۵ نیک عمل کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی نیت۔
۱۶ ریاء کاری۔
۱۷ جان بوجھ کر نعمتوں میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا۔
۱۸ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو غائب دان جاننا۔
۱۹ اولاد کے سلسلے میں شرک کی رسمیں۔
۲۰ کھیتی باڑی میں شرک کی رسمیں۔
۲۱ چوپاؤں میں شرک کی رسمیں۔
۲۲ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے میں علماء اور حکام کی بات ماننا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللهِ أَحَدًا ۝ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۝﴾ (سورۃ الجن: ۱۸۔۲۰)

ترجمہ: ''یقین مانو مسجدیں اللہ ہی کی ہیں لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی طرح بھیڑ بن کر اس پر جھک پڑیں آپ فرمادیں کہ میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنانا''۔

یعنی جب اللہ کا بندہ اپنے پاک وصاف دل سے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو یہ نادان سمجھتے ہیں کہ بڑا پہنچا ہوا ہے۔

غوث وقطب ہے جس کو چاہے دے اور جس سے جو چاہے چھین لے اس لئے ٹھٹھ کے ٹھٹھ اس کے پاس امید پر جمع ہو جاتے ہیں کہ بگڑی بنا دے گا اب اسی بندے کا فرض ہے کہ بات بتا دے کہ آڑے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہئے یہ حق کسی اور کا نہیں ہے اللہ ہی سے نفع ونقصان کی امید رکھنا چاہئے کیونکہ اس طرح کا معاملہ غیر اللہ سے کرنا شرک ہے میں شرک اور شرک سے بیزار ہوں اگر مجھ سے اس قسم کا معاملہ کرنا چاہے تو میں اس سے راضی نہیں اور دینا لینا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے وہی دیتا ہے اور وہی لیتا ہے۔ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں، یہی میرا اور تمہارا رب ہے لہٰذا آؤ اور معبودانِ باطل کو چھوڑ کر اس ایک واحدہ لاشریک کو پکارو جو اپنی واحدانیت میں عبودیت میں ربوبیت میں اور حکمیت میں اکیلا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑا ہونا پکارنا، اور نام کا وظیفہ پڑھنا ان کاموں میں سے ہے جن کو حق تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے مخصوص فرمادیا ہے یہ معاملہ غیر اللہ سے کرنا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوْا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۞ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۞﴾(سورۃ الحج:۲۸۔۲۹)

ترجمہ:''آپ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں وہ آپ کے پاس پیدل اور دبلی سواری پر سوار ہو کر آئیں گے جو دور دراز سے آئیں گی تا کہ اپنے فائدوں کی جگہوں میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے چوپاؤں میں سے جو مویشی انہیں عطا فرمائے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں اس میں سے کھاؤ بھی اور بدحال محتاجوں کو کھلاؤ بھی پھر اپنا میل کچیل صاف کرو نذروں کو پورا کرو اور بیت اللہ کا طواف کرو''۔

❁❁❁

غیر اللہ کی پناہ طلب کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۞﴾(الجن:٦)

ترجمہ:''انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں بعض لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا''۔

قوله: من الشرك الاستعاذة بغير الله تعالىٰ.

پناہ لینے اور مضبوطی سے تھام لینے کو استعاذہ کہتے ہیں پناہ لینے والا جس چیز سے خوف زدہ ہے خواہ وہ عام ہو یا خاص ہر لحاظ سے وہ اپنے رب کریم کی طرف دوڑتا اور اس کی پناہ کا طالب ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''پناہ حاصل کرنے مضبوطی سے تھام لینے کو استعاذہ کہتے ہیں۔''

کہ پناہ حاصل کرنے مضبوطی سے تھام لینے عاجزی تذلل انکساری اور اپنے آپ کو رب کائنات کے حضور جھکا دینے کی صورت میں جو کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے اس کا الفاظ احاطہ نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز قرآن کریم میں اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ صرف مجھ ہی سے استعاذہ اور پناہ طلب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ارشاد ہوتا ہے:

ارشاد ربانی تعالیٰ ﴿وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (سورۃ حم السجدہ۔۳۶)

ترجمہ: ''اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے''۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ﴾ (۱۶۔۹۸)

ترجمہ: ''جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''۔

معوذتین وغیرہ میں بھی یہی مذکور ہے پس استعاذہ اور پناہ طلب کرنا عبادت ہے جسے غیر اللہ کی طرف پھیرنا جائز نہیں ہے۔

قوله: وقول الله تعالیٰ: وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاِنْسِ

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مندرجہ ذیل قول نقل کرتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں لوگ جب کسی جنگ یا وادی میں رات بسر کرنا چاہتے تو یوں کہتے: کہ ہم اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتے ہیں۔

اس استعاذہ کی وجہ سے یہ لوگ بہت ہی زیادہ گنہگار ہو گئے۔بعض علماء اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ: لوگوں نے سردار جن کی پناہ طلب کر کے ان کی جرات میں مزید اضافہ کر دیا اور جنات نے ان کو اور زیادہ گنہگار بنا دیا، مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

کافر لوگ سرکشی اور طغیانی میں بہت بڑھ گئے۔

ابن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں: جنات نے ان لوگوں کو بہت زیادہ خوف زدہ کر دیا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غیر اللہ سے استعاذہ ممنوع اور حرام ہے۔ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جنات وغیرہ سے استعاذہ کرنا ممنوع اور حرام ہے۔ اور اس عمل بد پر اللہ تعالیٰ نے کافروں اور مشرکوں کی مذمت فرمائی ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعاً يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنسِ وَقَالَ اَوْلِيَاؤُهُم مِّنَ الْاِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیٓ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰكُمْ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾ (سورۃ الانعام ۱۲۸)

ترجمہ: ''اور جس دن وہ سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ اے گروہ جنات تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے تو جو انسانوں میں ان کے دوستدار ہوں گے وہ کہیں گے کہ اے پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے رہے اور آخر اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا خدا فرمائے گا کہ اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو خدا چاہے بیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے''۔

جنات وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان سے اپنی کوئی ضرورت پوری کروالے یا اپنا کوئی حکم منوالے یا کسی نامعلوم اور مقام بعید کی خبر حاصل کرلے وغیرہ۔

اور جنات کے انسانوں سے فائدہ حاصل کرنے کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ان سے اپنی تعظیم کرائے یا اس کو استعاذہ پر مجبور کردے یا اپنے سامنے اس کو کسی کام کے لئے مجبور کردے وغیرہ۔ مصنف کتاب فیہ مسائل کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ اس استعاذہ سے اگر کوئی دنیوی فائدہ حاصل ہو بھی جائے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ شرک نہیں بلکہ یہ شرک ہی رہے گا۔

﴿وعن خولة بنت حكيم رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مُنزِلاً فَقَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَی حَتّٰی يَرْحَلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جو شخص کسی جگہ میں ٹھہرے اور یہ کلمات کہہ لے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے مکمل اور بے عیب کلمات کے ساتھ تمام مخلوق کے شر سے مذکورہ دعا پڑھنے سے اس مقام سے کوچ کرنے کے وقت تک اسے کوئی چیز تکلیف نہ دے سکے گی''۔ (مسلم)

قوله: عن خوله بنت حكيم:

خولہ بنت حکیم بن امیۃ السلیمۃ رضی اللہ عنہا انہیں ام شریک کہا جاتا تھا یہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نکاح کے لئے پیش کیا تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح نہیں کیا''۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

یہ بہت ہی پارسا اور صالحہ خاتون تھیں اور کتاب وسنت کے نور علم سے آراستہ تھیں۔

قوله: اعوذ بكلمات الله التامات............

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان مقدس کلمات سے استعاذہ کی تعلیم دی اور دورِ جاہلیت میں جو جنات سے استعاذہ کیا جاتا تھا اس کو ترک کرنے کی تلقین کی اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر مسلمانوں کو اپنے ناموں اور صفات سے استعاذہ کے لئے ہدایت کی ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

التَـامَّـاتُ کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایسے کامل ترین کلمات ہیں جن میں اس طرح نقص پایا جانا ممکن نہیں ہے جس طرح کہ انسان کے کلام میں نقص پیدا ہو جاتا ہے یہ کلمات نقص سے مبرا اور بے عیب ہیں۔

بعض علماء نے اس کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ یہ کلمات شافی اور کفائیت کرنے والے ہیں۔ بعض علماء نے یہاں سے قرآن کریم مراد لیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن ہدایت اور شفا ہے۔

ان کلمات کی حیثیت ایک رہنما کی ہے جس سے انسان موذی چیزوں سے محفوظ رہتا ہے چونکہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی صفات کے ساتھ استعاذہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور یہ انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔لہٰذا ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات سے استعاذہ کرے اور اپنی آرزوؤں کو صدق دل سے اس کے سامنے پیش کرے استعاذہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور اس کو اپنے دل کی گہرائیوں میں اتارے جب کسی شخص میں یہ صفات پیدا ہو جائیں گی تو ان شاءاللہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اپنی آرزو اور خواہش کو پالے گا اور اس کے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ائمہ کرام جن میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سرفہرست ہیں اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ مخلوق میں سے کسی سے بھی استعاذہ کرنا جائز نہیں ہے اور اس سے ان آئمہ کرام نے قرآن کریم کے غیر مخلوق ہونے کا استدلال کیا ہے تمام ائمہ نے یہ لکھا اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے کلمات سے استعاذہ اور پناہ طلب کرنے کا حکم فرمایا ہے اور خود بھی اس پر عمل کیا ہے اس بناء پر علماء نے ایسے تعویزات سے سختی سے منع فرمایا ہے جن کے معنی کا علم نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ مبادا ان میں شرکیہ کلمات ہوں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جو شخص کسی شیطان کے لئے کوئی جانور ذبح کرے اس کو پکارے یا اس سے استعاذہ کرے اور اپنی محبوب چیز کے حصول کے لئے اس کا قرب حاصل کرے تو یوں سمجھے کہ اس شخص نے شیطان کی عبادت کی ہے اگر چہ وہ شخص اس کو عبادت سے تعبیر نہ کرے بلکہ خدمت ہی کے نام سے کیوں نہ تعبیر کرے شیطان پر اعتماد کر کے ہی اس سے خدمت لی جا سکتی ہے اس فعل سے انسان شیطان کے غلاموں اور اس کے پجاریوں میں شمار ہوگا اس وجہ سے شیطان انسان کی خدمت کرتا ہے لیکن شیطان کے انسان کی خدمت کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہ ہوگا کہ شیطان نے انسان کی عبادت کی ہے کیونکہ شیطان تو کسی کے سامنے نہ جھکتا ہے نہ کسی کی عبادت کرتا ہے بخلاف انسان کے کہ وہ شیطان کے سامنے جھکتا بھی ہے اور اس کی عبادت بھی کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ من شر ما خلق :

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۔یعنی ہر شر سے وہ جس مخلوق میں بھی پایا جائے وہ مخلوق حیوان، جن ہو یا انسان چوپایہ ہو یا کوئی زہریلا کیڑا ہوا میں ہو یا رعد و بجلی میں غرض دنیا اور آخرت کی کسی چیز میں ۔

❊❊❊

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے﴿یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا﴾ (الدھر:۷)

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ﴾ (البقرہ ۲۷۰)

ترجمہ:''یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو، اور نذر مانی ہو اللہ کو اس کا علم ہے''۔

قولہ یوفون بالنذر

اس آیت کریمہ کی تعبیر کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اعمال شریعت ان پر واجب کئے یا خود انہوں نے از راہ نذر اپنے اوپر واجب کر لئے ہیں ان کو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے انجام دیتے ہیں۔

قولہ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کے اعمال و افعال خیرات وصدقات اور نفقات و منذورات سے خوب آگاہ ہے یہ آیت کریمہ اس مفہوم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان افراد کو جو اس کی رضا کے لئے خرچ کریں یا نذر مانیں انہیں بڑھ چڑھ کر اجر دے گا شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ وہ نذریں جو غیر اللہ کے لئے مانی جاتی ہیں وہ شرک ہیں جیسے سورج چاند بت اور قبر وغیرہ میں سے کسی کے نام کی نذر ماننا اور جو شخص قبر وغیرہ کے لئے تیل کی نذر مانے تاکہ قبروں پر دیئے جلائے جائیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ وغیرہ رکھے کہ یہاں نذر قبول کی جاتی ہے ایسی نذر مسلمانوں کے نزدیک بالاتفاق گناہ ہے اور اسے پورا کرنا جائز نہیں ہے یہی صورت حال اس مال کی ہوگی جو صاحب قبر، یا مجاورین کو خوش کرنے کے لئے بطور نذر مانا گیا ہو کیونکہ یہ مجاورین ان لوگوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں جو لات عزیٰ اور مناۃ کے مجاور تھے وہ بھی لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے۔

آج کل کے مجاوروں کا بھی یہی حال ہے یہ بھی عوام کا مال بے دریغ کھاتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم یہ ہو رہا ہے کہ یہ لوگوں کو صراط مستقیم سے گمراہ کرتے ہیں ان کی مثال بالکل وہی ہے جس کے بارے میں خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿مَاهَٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ ۞﴾ (الانبیاء،۵۲)

ترجمہ: ''یہ مورتیاں کیسی ہیں جن کے پاس بیٹھے رہتے ہو''۔

قبروں کے ان محافظوں اور مجاوروں کو نذر پیش کرنے کی حیثیت عیسائیوں کی صلیب کے محافظوں اور پہرے داروں کی سی ہے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نذر ماننے والا شخص صرف اللہ تعالیٰ سے لو لگا لیتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا ہوا اور جو چاہے گا وہی ہوگا اور یہ کہ وہ جسے دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا تو ثابت ہوا کہ اپنے قصد و ارادے کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف مبذول رکھنا ہی حقیقت میں توحید و عبادت ہے، اس لئے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ جو نذر اللہ تعالیٰ کے لئے مانی گئی ہو اسے عبادت الٰہی سمجھتے ہوئے پورا کرنا واجب ہے لہٰذا جب کسی عبادت کو غیر اللہ کی طرف منسوب کر دیا جائے تو یہ شرک باللہ ہوگا کیونکہ ایسے شخص نے اپنے دلی جذبات اور کیفیات کو غیر اللہ کی طرف ملتفت کر لیا اور غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک بنا لیا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ جس چیز کی نفی کرتا ہے اسے ثابت کیا وہ ہے غیر اللہ کی الوہیت اور جس چیز کو ثابت کرتا ہے اس کی نفی کر دی جیسے اخلاص فی العبادت یہ تمام ابواب اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا خواہ وہ مقصد و ارادے کی صورت میں ہو یا طلب اور دعا کی شکل میں ہو تو اس نے یقیناً و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثباتاً لا الہ الا اللہ کی مخالفت کی پس ہر وہ شرک جو آج سے پہلے واقع ہو یا آئندہ ہوگا وہ کلمہ اخلاص اور توحید کے منافی ہے امام رافعی رحمہ اللہ شرح المنہاج میں لکھتے ہیں۔

کسی نبی ولی بزرگ عالم پیر وغیرہ کی قبر پر جا کر نذر ماننا کہ یہ جگہ بہت مقدس اور پاک ہے یا اس کے گردونواح میں اولیاء اللہ اور صالحین کا آنا جانا ہے یہ نذر ماننے والا عقیدہ رکھتا ہے کہ اس علاقے یا اس زاویہ کا اکرام کرنے یا نذر ماننا باطل ہے ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ان مقامات کی خصوصیات یہ ہے کہ ان پر نذر ماننے سے مصائب و مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا رزق میں فراخی ہوگی منافع حاصل ہوں گے اور مریض کو جلد شفا ہوگی۔

اس سلسلے میں بعض لوگ یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ کسی پتھر پر جا کر نذر مان لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس پتھر پر فلاں ولی اور بزرگ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا بعض لوگ قبروں پر چراغاں موم بتیاں اور تیل جلاتے ہیں۔ان کا خیال ہوتا ہے کہ فلاں قبر یا فلاں مکان پر نذر و نیاز فوراً قبول ہوتی ہے اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہاں چراغاں کرنے سے مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے گم شدہ واپس آ جاتا ہے غالب ہو جاتا ہے مسافر بخریت گھر آ جاتا ہے سرقہ شدہ چیز سلامت واپس آ جاتی ہے اس قسم کے تمام عمل اور نذریں باطل ہیں اور قبروں پر چراغاں کرنا شریعت کے منافی ہے بہت سے لوگ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر بڑی بڑی شمعیں لے کر جاتے ہیں ان کے علاوہ بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صلحاء عظام کی قبروں پر اس طرح کے چڑھاوے چڑھاتے اور نذریں پیش کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس سے صاحب قبر کا قرب حاصل ہوگا اور اس کی تعظیم و تکریم کے پہلو نکلیں گے اور یہ باعث برکت ہوگی یاد رہے کہ یہ وہ افعال ہیں جو بلا شبہ باطل ہیں اور اس انداز سے چراغاں کرنا مطلق حرام ہے یہ افعال و اعمال نفع بخش ہوں یا نہ ہوں دونوں صورتوں میں اسلام کی رو سے غلط ہیں۔

اس سلسلے میں ایک حنفی عالم الشیخ قاسم رحمہ اللہ کی رائے بھی ملاحظہ فرمالیجیے وہ شرح دار الجار میں لکھتے ہیں۔
دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ کسی ولی بابا بزرگ کی قبر پر اس کے سرہانے کھڑے ہو کر نذر مانتے ہیں اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور اگر میرا گم شدہ بھائی مل جائے یا میرا مریض صحت یاب ہو جائے یا اپنی کسی حاجت کا نام لے کر کہتا ہے کہ میری فلاں ضرورت اور حاجت پوری کر دے تو میں اتنا سونا یا اتنی چاندی تیری نذر کروں گا یا اتنا کھانا یا اتنا دودھ یا فلاں فلاں چیز اتنی مقدار میں تجھے دوں گا یا اتنا تیل تیری قبر پر جلاؤں گا یا درر کھئے یہ نذر بالا جماع باطل قرار پائے گی جس کی کئی وجوہ ہیں۔

1 : ایک وجہ یہ ہے کہ یہ نذر مخلوق کے لئے ہے اور مخلوق کے لئے نذر جائز نہیں ہے کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور عبادت مخلوق کے لئے نہیں کی جاتی ہے صرف ایک واحدہ لاشریک کے لئے کی جاسکتی ہے۔

2: دوسری وجہ یہ ہے کہ نذر میت کے لئے مانی گئی ہے اور میت کو کسی چیز پر قدرت اور تصرف حاصل نہیں ہے۔

3: تیسری وجہ یہ ہے کہ نذر ماننے والے نے یہ خیال کیا کہ میت کو معاملات میں تصرف حاصل ہے اور یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے:

علامہ موصوف مزید فرماتے ہیں

مندرجہ بالا دلائل معلوم ہونے کے بعد جو شخص نقدی یا شمع یا تیل وغیرہ اولیاء اللہ کی قبر پر اس لئے لے جاتا ہے کہ یہاں سے تبرک حاصل کرے گا تو یہ فعل اور عمل باجماع المسلمین حرام ہے اس عبادت کو علامہ ابو نجیم زین الدین نے کنز الدقائق کی شرح بحرالرائق میں اور علامہ مرشدی رحمہ اللہ نے اپنے تذکرہ میں بھی نقل کیا ہے وہ مزید لکھتے ہیں آج کل اس قسم کی نذر اور شرکیہ اعمال میں عوام مبتلا ہو گئے ہیں اور اس طرح کر رہے ہیں جس طرح مصر میں احمد بروی کی قبر پر ہو رہا ہے۔

اس سلسلے میں ایک مفتی عالم الشیخ صنع اللہ حلبی حنفی رحمہ اللہ نے بھی صراحت کی ہے جو لوگ ذبح بغیر اللہ اور نذر اولیاء کے قائل ہیں ان کی تردید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں اولیاء کرام کے نام پر جانور ذبح کرنا نذریں ماننا وغیرہ سب غیر اللہ میں شامل ہیں جو باطل ہیں رب کریم کا ارشاد ہے۔

﴿وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۞﴾ (سورۃ الانعام ۔۱۲۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ''۔

اور یہ بھی ارشاد ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ﴾

(سورۃ الانعام ۱۶۲)

ترجمہ: ''کہو میری عبادت میرے تمام مراسم عبودیت میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے جس کا کوئی شریک نہیں''۔

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنا لینے کے مترادف ہے۔ بالکل اس طرح کہ جس طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا شرک ہے۔ (صحیح بخاری)

ارشاد نبی ﷺ ہے:۔

﴿وفی الصحیح عن عائشہ رضی اللہ عنہا اَنْ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ قَالَ مَنْ نَّذَرَ أَنْ یُطِیعَ اللّٰہ فَلْیُطِعهُ﴾

''وَمَنْ نَذْرَ اَنْ یَعْصِیَ اللّٰہ فَلَا یَعْصِہٖ''

ترجمہ: ''صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اپنی یہ نذر پوری کرنی چاہیئے''۔

جو شخص اپنی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا کر کے اللہ کا نافرمان نہ بنے۔ (رواہ بخاری)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی مراد ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سات سال کی عمر میں نکاح ہوا اور نو سال کی عمر تھی کہ آنحضرت کے گھر تشریف لے گئیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام عورتوں میں سب سے زیادہ عالم تھیں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سوا تمام ازواج مطہرات پر فضیلت رکھتی تھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۵۷ھ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہوئیں۔

ان دونوں امہات المومنین کے بارے میں اختلاف ہے کہ ان میں سے کون افضل ہیں صحیح موقف یہ ہے کہ کسی ایک کو دوسری پر فضیلت نہ دی جائے۔

تحقیقی بات یہ ہے کہ بعض امور میں ایک کو دوسری پر فضیلت ہے جیسے بروایت صحیح بخاری رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے اور وحی الٰہی کے ابتدائی دور میں آپ کی تصدیق وتائید کرنے میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت ہے حتیٰ کہ آپ ہجرت سے پہلے ہی انتقال فرما گئیں۔

دوسری طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ احادیث اور احکام شریعت کے جاننے رسول اللہ ﷺ کے نجی حالات نزول قرآن اور حلال وحرام کی تشریح کرنے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر فوقیت حاصل ہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی کے بارے میں صحابہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

قولہ:من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ

کیونکہ اس نے خاص اللہ کے لئے نذر مانی ہے لہٰذا اس کا پورا کرنا واجب ہے پس یہ نذر عبادت ٹھہری علماء کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے جو نذر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا واجب ہے جیسے یہ کہے کہ اگر میرے مریض کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی تو میں اتنا مال صدقہ کروں گا: اگر اس نے کسی چیز کے حصول پر ایفاء نذر کو معلق رکھا تو اس کے حاصل ہونے کے بعد نذر پوری کرے۔

قولہ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَعْصِیَ اللہ فَلَا یَعْصِہٖ

علامہ طحاوی رحمہ اللہ نے اس سے آگے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ ''**والیکفر عن یمینہ** ''

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ معصیت پر مبنی نذر کا پورا کرنا جائز نہیں ہے اس میں اختلاف ہے کہ اس میں کفارہ عین ادا کرنا واجب ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں اور یہ دونوں قول امام احمد رحمہ اللہ سے منقول دو روایات پر مبنی ہیں، ایک روایت یہ ہے کہ کفارہ ادا کرنا واجب ہے یہی قول درست اور صحیح ہے اور یہی قول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے نیز حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد بھی یہی کہتے ہیں۔

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾ (سورۃ الانعام: ۱۶۲،۱۶۳)

ترجمہ: ''اے میرے نبی آپ کہہ دیجئے میری نماز میرے تمام مراسم عبودیت میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں''۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝﴾ (الکوثر: ۲)

ترجمہ: ''پس تم اپنے رب کے لئے ہی نماز پڑھو اور قربانی کرو''۔

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائیں۔

(ا) جو شخص غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(ب) جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(ج) جو شخص دین میں نئی بات داخل کرنے والے کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(د) جو شخص زمین کے نشانات کو مٹائے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (صحیح مسلم)

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا اور ایک شخص جہنم میں چلا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلے کے پاس سے گذرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بڑا بت تھا یہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے نہیں گذر سکتا تھا چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ہمارے بت پر چڑھاوا چڑھاؤ اس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا اگر چہ ایک مکھی پکڑ کر ہی چڑھا دو، اور اس مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھا دی، اور انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اس مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا دوسرے شخص نے کہا کہ تم بھی کسی چیز کا چڑھاوا چڑھادو تو اس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا یہ جواب سنتے ہی انہوں نے اس مرد موحد کو شہید کر دیا۔تو وہ سیدھا جنت میں پہنچ گیا (مسند احمد)

❁❁❁

بتوں اور تھانوں کی پوجا پاٹ

الحدیث: نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(اخرج الترمذی عَنْ ثَوْبَان رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةَ حَتَّی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتَّی تَعْبُدُ قَبَائِلَ مِن اُمَّتِیْ الْأَوْثَانُ)(ترمذی)

ترجمہ:''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک میری امت کے قبیلے مشرکوں میں نہ جالیں اور بت پرستی اختیار نہ کرلیں''۔

بت دو طرح کے ہوتے ہیں کسی کے نام کی تصویر یا مورتی بنا کر اس کو پوجا جائے، اس کو عربی میں صنم کہا جاتا ہے کسی جگہ یا درخت یا پتھر یا لکڑی یا کاغذ کو کسی کے نام کا مقرر کر کے پوجا جائے اس کو وثن کہا جاتا ہے قبر چلہ لحد چھڑی تعزیہ علم شدہ، امام قاسم کی اور شیخ عبدالقادر کی مہندی امام کا چبوترہ اور استاد و مشائخ کے بیٹھنے کی جگہیں یہ سب وثن میں داخل ہیں اس طرح شہید کے نام کا طاق نشان اور توپ جس پر بکرا چڑھایا جاتا ہے اور اسی طرح بعض مکانات بیماریوں کے نام سے مشہور ہیں مثلاً سیتلا سانی ھبوانی، کالی، کالکا اور براہی وغیرہ کی طرف بعض مقامات منسوب ہیں یہ سب وثن ہیں، صنم اور وثن دونوں کی پرستش سے شرک ثابت ہوتا ہے پیغمبر اسلام نے خبر دی کہ قیامت کے قریب مسلمانوں کا شرک اسی قسم کا ہوگا برخلاف دوسرے مشرکوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ہندو یا عرب کے مشرک کہ اکثر مورتوں کو مانتے ہیں یہ دونوں قسم کے لوگ مشرک ہیں اللہ کے اور رسول کے دشمن ہیں۔ (رواہ ترمذی)

❁❁❁

بتوں کا طواف

(واَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اِلْيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِيْ الْخَلَصَ) (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک ذوالخلصہ (بت) کے اردگرد دوس کی عورتوں کے سرین نہ ہلیں گے (جب تک وہ اس کا طواف نہ کریں گی''۔

تشریح:

عرب میں ایک قوم تھی جس کو دوس کہا جاتا تھا جاہلیت میں ان کا ایک بت تھا جس کو ذوالخلصہ کہا جاتا تھا عہد رسالت میں اس کو توڑ دیا گیا تھا آپ نے پیشین گوئی کی کہ قیامت کے قریب لوگ اس بت کو پھر ماننے لگیں گے اور دوس کی عورتیں اس کا طواف کریں گی آپ کو ان کے سرین ہلتے ہوئے نظر آئے معلوم ہوا کہ بیت اللہ کے علاوہ کسی اور گھر کا طواف کرنا شرک اور کافرانہ رسم ہے۔

❁❁❁

درخت پتھر یا قبر وغیرہ سے برکت حاصل کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝﴾ (سورۃ والنجم ۱۹۔۲۰)

ترجمہ: ''اب ذرا بتاؤ تم نے کبھی اس لات اور اس عزیٰ اور تیسری ایک اور دیوی منات کی حقیقت پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ غور بھی کیا''۔

قولہ :من تبرک شجراً وحجر ونحوھما

جیسے کوئی متبرک جگہ یا کسی صالح شخص کی قبر یا کوئی مشہد وغیرہ۔

''من تبرک شجراً وحجر ''جس نے کسی شجر وحجر سے تبرک حاصل ''فقد اشرک باللہ '' کیا اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

قولہ : اَفَرَئَیْتُمُ الّٰاتَ وَالْعُزّٰیٰ

اس آیت کریمہ میں مذکور بڑے بڑے تینوں بت دور جاہلیت میں حجازیوں کے مشکل کشا سمجھے جاتے تھے۔

لات : اہل طائف یعنی بنو ثقیف اور طائف کے اردگرد بسنے والے لوگوں کی دیوی تھی۔

عزیٰ : قریش اور کنانہ کا مشترکہ مشکل کشا سمجھا جاتا تھا۔

مناۃ : اس کا تعلق بنو ہلال سے تھا۔

ابن ہشام کے قول کے مطابق مناۃ ہذیل اور خزاعہ کی مشترکہ حاجت روا دیوی کا نام تھا جمہور کی قرائت کے مطابق اللات کی ت کو مشدد پڑھا ہے جیسے لتّ

پہلی صورت میں اعمق کا کہنا ہے کہ مشرکین عرب الات کو الہٰ اور العزیٰ کو العزیز سے مشتق خیال کرتے تھے اس پہلی صورت کے پیش نظر علامہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ابن ہشام کے بقول الات ایک سفید پتھر تھا جس پر خوب نقش ونگار کیا گیا تھا اس کو ایک مکان میں سجا کر رکھا گیا اور اس مکان کے اردگرد بہت بڑی مضبوط چار دیواری بنائی گئی تھی جس کو خوب صورت پردوں سے سجایا گیا تھا اور اس کے باقاعدہ پجاری اور پیروکار بھی تھے یہ تھا اہل طائف بنو ثقیف کا بت جس کی وجہ سے بنو ثقیف قریش کے علاوہ تمام عرب قبائل پر اپنے آپ کو قابل فخر گردانتے تھے دوسری صورت میں یعنی جب کہ الات کی ''ت'' کو مشدد پڑھیں تو اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''کا ن رجلا یلت السویق للحجاج فلما ''

لات :ایک صالح شخص تھا جو حجاج کرام کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا جب یہ ''مات عکفوا علی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرہ'' (صحیح بخاری) فوت ہوگیا تو لوگ اس کی قبر کے پاس چلّے نکالنے لگے۔

﴿عَنْ أَبِيْ وَاقدة اللَّيْثِيْ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى حُنَيْنٍ وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهدٍ بِكُفْرٍ وَلِلْمُشْرِكِيْنَ سِدْرَة يَعْكِفُوْنَ عِندهَا وَينوطون بِهَا أَسلحتهُمْ قَالَ لَهَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ فَمَرَدْنَا بِسِدرَةٍ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ اِجعَل لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَالَهُمْ ذَاتَ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اللهُ اُكْبَرُ﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوواقد الیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام حنین کی طرف جارہے تھے اور ہمارا زمانہ کفر ابھی نیا نیا گزرا تھا۔ راستے میں ایک جگہ بیری کا درخت آیا جس کو ذات انواط کہا جاتا تھا مشرکین اس درخت کے پاس بیٹھنا باعث برکت خیال کرتے تھے، اور اپنے ہتھیار بھی برکت کے لئے اس درخت پر لٹکایا کرتے تھے حضرت ابوواقد الیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چلتے چلتے ہم ایک بیری کے درخت۔ کے پاس سے گزرے تو ہم نے آپ سے عرض کی جیسے ان مشرکین کے لئے ذات انواط ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر فرمادیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا:

﴿اَنَّهَا السَّنَنُ قُلْتُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ كَمَا قَالَتْ بَنُوْا اسْرَاءِ يْلَ لِمُوْسٰى اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَالَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ﴾ (رواہ الترمذی وصححہ)

''بخدا تم بالکل وہی بات کہہ رہے ہو جو بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے! ہمارے لئے بھی کوئی ایسا معبود بنادے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم لوگ بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو، (پھر فرمایا) تم بھی اگلی امتوں کے طریقوں پر چلو گے''۔

ہم کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ اور دوسرے اقوال میں تضاد نہیں کیونکہ بنو ثقیف نے پتھر اور قبر دونوں کی پوجا شروع کردی تھی۔

عـــزیٰ: کے بارے میں علامہ ابن جریر رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ عزیٰ ایک درخت تھا جس کو چاردیواری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گھیر لیا گیا تھا اور اس کو بہت ہی خوبصورت پردوں سے مزین کیا گیا تھا یہ درخت مکۃ المکرّمۃ اور طائف کے درمیان ایک وادی نخلہ میں تھا۔ قریش مکہ اس درخت کی بے انتہاء عزت کرتے تھے اس عزیٰ کے متعلق ابوسفیان نے جنگ احد میں کہا تھا کہ:

''لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ''

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس کو جواب دو کہ

''اللهُ مَوْلَانَا وَلَا لَكُمْ''

مذکورہ آیت کریمہ کا باب سے تعلق یہ ہے کہ:

عزیٰ کی عبادت مشرکین بایں معنی رکھتے تھے کہ وہ عزیٰ کی برکت سے کسی نفع کے حصول یا کسی تکلیف کے دور ہو جانے کی آرزو دل میں رکھ کر اس کی طرف دلی طور پر ملتفت ہوتے تھے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ ذہن کی صورت اختیار کر گیا۔ جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت اور پوجا ہونے لگی۔

کافر و مشرکین کی گمراہی کی شدت اور ان کی عقلوں میں فساد کی وجہ سے یہ نوبت آئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَاللهِ﴾ (سورۃ یونس ۱۸)

ترجمہ: ''اور یہ لوگ جو اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ جو نہ اُن کا کچھ بگاڑ ہی سکتے ہیں اور نہ کچھ بھلا کر سکتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں''۔

پس شجر و حجر اور قبروں کی عبادت کرنا مشرکین عرب کا شرک تھا یہ اور اس سے بھی بڑھ کر شرک آج لوگوں میں پایا جاتا ہے۔

قولہ: عن ابی واقد اللیثی رضی اللہ عنہ

آپ جلیل القدر اور بدری صحابی رسول تھے، ۸۵ برس عمر عزیز پا کر ۶۸ھ میں فوت ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: خرجنا مع رسول اللہ ﷺ

یہ ان نئی مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے جو نئے نئے مسلمان تھے۔

قولہ : الیٰ حنین :

حنین ایک جگہ کا نام ہے جو مکۃ المکرّمۃ کے بجانب مشرق واقع ہے یہ وہی مقام ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کا قبیلہ ہوازن سے مقابلہ ہوا تھا جو جنگ حنین کے نام سے مشہور ہوا اسی جنگ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذَا اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا ۞﴾ (سورۃ التوبہ ۲۵)

ترجمہ: ’’اور حنین کے دن جب کہ تم کو اپنی جماعت کی کثرت پر غرور تھا تو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی‘‘۔

اس جنگ میں مسلمانوں کا نقصان بھی ہوا لیکن آخر فتح و کامرانی نصیب ہوئی اور مسلمانوں نے دشمن کے نوجوانوں اور عورتوں کو غلام بنالیا اور ان کا بے شمار مال و دولت مسلمانوں کے ہاتھوں لگا مسلمانوں کی فتح و نصرت کو رب کائنات یوں بیان فرماتا ہے:

قال اللہ تعالیٰ: ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۞﴾ (سورۃ التوبہ:۷۵)

ترجمہ: ’’پھر خدا نے اپنے پیغمبر پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور تمہاری مدد کو فرشتوں کے لشکر جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے (آسمانوں سے اتارے) اور کافروں کو عذاب دیا اور کفر کرنے والوں کی یہی سزا ہے‘‘۔

قولہ : نحن حدثاء عھد بکفر ،

یہ ان نئی مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے جو ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس وجہ سے حدیث میں مذکور شرک ان پر پوشیدہ رہا بخلاف ان مسلمانوں کے جنہیں مسلمان ہوئے کافی عرصہ گذر چکا تھا۔

قولہ : وللمشرکین سدرۃ یعکفون عندھا ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ لوگ جو اس بیری کے درخت کی تعظیم اور متبرک خیال کئے ہوئے اور وہاں بیٹھنا عبادت سمجھتے تھے۔

قوله : يقال لها ذات انواط . لفظ ذات کی ت پر پیش ہے۔

قوله: ينوطون بها اسلحتهم . ینوطون کے معنی ٹکانا

نوط مصدر ہے یعنی المنوط یعنی ٹکایا گیا

قولِه : فمردنا سدرة فقلنا يا رسول الله ﷺ اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذاتِ انواط

سوال کرنے والے مسلمانوں نے خیال کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اجازت دے دیتے تو پھر اس طرح برکت حاصل کرنا جائز ہو جاتا۔

قوله : فقال النبي ﷺ الله اكبر

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اس لئے بیان کی کہ عبادت اسی کا حق ہے جو اس نے اپنے بندوں پر واجب قرار دیا ہے لہٰذا اس میں کسی کو شریک نہیں بنانا چاہئے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے

﴿اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (سورۃ یونس ۱۰۵)

ترجمہ: ''اے محمد ﷺ سب سے یکسو ہو کر دین اسلام کی پیروی کئے جاؤ اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا''۔

ایک مقام پر حکم فرمایا کہ ﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ ۝﴾ (الروم ۳۰)

ترجمہ: ''پس اے نبی ﷺ اپنا رخ مضبوطی کے ساتھ جما دو اس دین راست کی سمت''۔

دین حنیف کی پیروی کرنا ہی اخلاص ہے جس کی ضد شرک ہے یہ دونوں اور ان کی ہم معنی دیگر آیات توحید کو متضمن اور کلمہ لا الہ الا اللہ پر نفیاً و اثباتاً مشتمل ہیں پس کسی نفع کے حصول یا کسی تکلیف کے دور کرنے کی غرض سے جس شخص نے اپنا دل غیر اللہ کی طرف جھکا لیا تو اس نے شرک کیا قرآن کریم اول تا آخر اس عظیم عمل کی تشریح و توضیح ہے جو دین اسلام کی بنیاد ہے جس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دین قابل قبول نہیں۔

قولہ: ''السنن''

پر ضمہ یعنی پیش بمعنی طریقہ راستہ رسول مکرم ﷺ نے اس خبر کی تاکید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کی خاطر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کھائی کہ تمہارا سوال اور بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہنا کہ ''جعل لنا لها كما لهم الهة'' دونوں کا معنی ومفہوم ایک ہی ہے اگر چہ مسلمانوں نے لفظ الٰہ نہیں کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بات دوٹوک فرمائی کہ شجر وحجر سے تبرک حاصل کرنا ان کو الٰہ جاننے کے مترادف ہے، آپ نے اس لئے ان نومسلموں کی بات کو بنی اسرائیل کی بات سے مشابہ قرار دیا۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شجر وحجر یا کسی قبر سے تبرک حاصل کرنے کی نیت سے دل کو ان کی طرف جھکانا شرک فی العبادت ہے یہ شرک ہو بہو مشرکین کا بتوں کی عبادت کرنے جیسا شرک ہے۔

❁❁❁

جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہاں اللہ کے نام پر جانور ذبح نہ کئے جائیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَداً لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ (سورۃ التوبہ ۱۰۸)

ترجمہ: ''آپ ہرگز اس عمارت میں نہ کھڑے ہوں جو مسجد روز اوّل سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لئے زیادہ موزوں ہے کہ آپ اس میں عبادت کے لئے کھڑے ہوں اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں''۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ نامی مقام پر جا کر چند اونٹ ذبح کرے گا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنا صحیح ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں بت تھا جس کی پوجا کرتے تھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا کہ کیا وہاں مشرکین کا میلا لگتا تھا:

صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ وہ نذر پوری کرنا صحیح ہے جو انسان کی قدرت سے باہر ہو (اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیحین کی شرط کے مطابق ہے)

❋❋❋

تکلیف اور مصیبت دور کرنے کے لئے کڑا چھلا اور دھاگہ وغیرہ پہننا شرک ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ اَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ (سورۃ الزمر ۳۸)

ترجمہ: ''ان سے کہیے جب حقیقت یہ ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا تمہاری یہ دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو مجھے اس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچالیں گی یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکیں گی؟ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنے والے اس پر بھروسہ کرتے ہیں''۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے اس شخص نے جواب دیا کہ یہ کمزوری دور کرنے کے لئے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اتار دو یہ تمہاری کمزوری میں اور اضافہ کر دے گا اسے پہنے ہوئے تمہاری موت آ گئی تو تم کبھی بھی فلاح نہیں پاؤ گے اس حدیث کو امام احمد نے قابل اعتبار سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ تعالیٰ اسے آرام نہ دے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا اور ابن ابی حاتم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار دور کرنے کے لئے دھاگہ بندھا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا تو اسے کاٹ دیا اور قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۞﴾ (یوسف ۱۰۶)

ترجمہ: ''ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کو مانتے تو ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں''۔

اور یہ سب چیزیں جو زمانے جاہلیت میں پائی جاتی تھیں اور جب بہت زور وشور سے یہ رسموں نے رواج پکڑا ہوا تھا۔ اور جیسے آج کل برصغیر پاک وہند میں بھی ہے اور جو سراسر عقیدہ توحید کے منافی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے اور اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کاموں سے منع فرمایا ہے جو جہنم کا سبب بنتے ہیں۔

دم تعویذ اور گنڈوں وغیرہ کے بارے میں شرعی احکام اور جھاڑ پھونک (اعمال محبت)

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تار یا ہار باقی نہ رہے (جو نظر بد سے بچانے کے لئے باندھا جاتا ہے) اگر ہے تو اس کو کاٹ دیا جائے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جھاڑ پھونک تعویذ اور میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا عمل شرکیہ افعال ہیں، (احمد ابوداؤد) نے روایت کیا ہے۔

تمائم: ان تعویذات کو کہا جاتا ہے جو نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے بچوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہیں اگر تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہو تو بعض اہل علم نے اسے جائز قرار دیا ہے اور بعض نے ناجائز، ناجائز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دینے والوں میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

رُقی اور تمائم دونوں ہم معنی ہیں جو جھاڑ پھونک شرک سے خالی ہو دلیل شرعی نے اس کی تخصیص کر دی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کی تکلیف اور زہر اتارنے کے لئے اس کی اجازت دی ہے۔

تولہ: اس عمل کو کہتے ہیں جس سے مقصود میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنا ہوتا ہے۔

عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گلے یا بازو میں کوئی تعویز یا دھاگہ لٹکاتا ہے تو اسے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے رویفع! ممکن ہے تم زیادہ دنوں تک زندہ رہو تو لوگوں کو بتا دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی کے بالوں کو بانٹ کر یا سمیٹ کر باندھ لے یا تانت وغیرہ کا ہار گلے میں ڈالے یا چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی کے گلے سے تعویذ کاٹ دے اسے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ملے گا (اسے وکیع نے روایت کیا ہے)

اور وکیع نے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ علماء ہر قسم کے تعویذ کو برا جانتے تھے چاہے وہ قرآن کریم کی آیات پر مشتمل ہوں یا غیر قرآنی الفاظ و کلمات پر۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ﴾ (الزمر، ۳۸)

ترجمہ: ”کہو بھلا بتاؤ تو صحیح اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں“۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَة فَلَا أَتَمَ اللهُ لَهُ وَمن تَعَلّق ودعة فلا ودع الله له ﴾

ترجمہ: ''جوتعویذ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی مراد نہ پوری فرمائے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کو سکون وراحت نہ نصیب کرے''۔ (رواہ احمد والحاکم ۴/۲،۶ وصححہ ووافقہ الذھبی)

ایک اور روایت میں ہے:

﴿مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَة فَقَد اَشْرَک﴾ (رواہ احمد صحیح الجامع ۶۲۷۰)

ترجمہ: ''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّا الرقى والتمائم والتولة شرک﴾ (رواہ احمد وابوداؤد صحیح ابی داؤد (۳۲۸۸)

ترجمہ ''یقیناً جھاڑ پھونک اور تعویذ و گنڈہ شرک ہے''۔

❋❋❋

بدشگون اور بدفالی کا بیان

﴿اخرج اَبُوْ دَاوْدَ عَنْ قطن بن قَبِيْصَةَ عَنْ أَبِيْهِ اَنَّ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْعِيَافَة وَالطرق وَالطَّيْرَة مِنَ الْجِبتِ﴾ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت قطن بن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شگون لینے کیلئے جانور اڑانا فال نکالنے کے لئے کچھ ڈالنا اور بدشگونی کفر میں سے ہے''۔

﴿اخرج اَبُوْ داؤد عَنْ عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ عَن رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الطَّيْرَةُ شرک الطَّيْرَةُ شِرک الطَّيْرَة شرک﴾ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب میں شگون لینے کا بہت رواج تھا اوران کا شگون پر بڑا اعتقاد تھا اس لئے آپ نے کئی بار فرمایا کہ یہ شرک ہے تاکہ لوگ باز آجائیں۔

﴿اخرج ابو داؤد عن سعد بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاھامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ ۞﴾ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ الو ہے نہ کسی کا کسی کو مرض لگتا ہے اور نہ کسی چیز میں نحوست اور اگر نحوست ہوتی تو عورت گھر اور گھوڑے میں ہوتی''۔

عرب کا عقیدہ تھا کہ جس مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے اس کی کھوپڑی سے الو نکل کر فریاد کرتا پھرتا ہے اس کو ہامہ کہا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے معلوم ہوا کہ تناسخ بھی قطعی بے بنیاد ہے عرب میں بعض بیماریوں جیسے کھجلی، کوڑھ وغیرہ کے متعلق یہ خیال تھا کہ ایک دوسرے کو لگ جاتے ہیں۔فرمایا یہ بات بھی غلط ہے۔

معلوم ہوا کہ لوگوں میں جو یہ بات عام طور پر مروج ہے کہ چیچک والے سے پرہیز کرتے ہیں۔اور بچوں کو اس کے پاس جانے نہیں دیتے یہ کفر کی رسم ہے اس کو نہیں ماننا چاہئے یعنی یہ عقیدہ نہیں رکھنا چاہئے کہ فلاں شخص کی بیماری ہمیں خود بخود بغیر اللہ کے حکم کے لگ جائے گی کیونکہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے لگتی ہیں، ہاں البتہ طبی نقطہ نگار سے احتیاط کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

لوگوں میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ فلاں شخص وغیرہ کا فلاں کام فلاں کو نامبارک ہے راس نہیں آیا یہ بھی غلط ہے فرمایا کہ اگر اس بات کا کچھ اثر ہے تو تین ہی چیزوں میں ہے گھر گھوڑا اور عورت یہ چیزیں کبھی نامبارک ثابت ہوتی ہیں مگر ان کی نامبارکی معلوم کرنے کی کوئی راہ نہیں بتائی گئی یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ شیر دہاں گھر ستارہ پیشانی گھوڑا اور کل جبھی عورت نجس ہوتی ہے بے سند بات ہے مسلمانوں کو ان باتوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے اگر نیا مکان یا گھوڑا خریدا جائے یا عورت سے شادی کی جائے تو اللہ ہی سے اس کی بھلائی مانگیں اور اسی سے اس کی برائی سے پناہ مانگیں باقی اور چیزوں میں یہ خیال نہ کریں کہ فلاں کام راس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور فلاں نہیں آیا۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:۔

﴿اخرج البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : لا عدوی ولا ھامۃ ولا صفر ۞﴾ (رواہ بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ چھوت چھات ہے نہ الو ہے اور نہ صفر ہے''۔

عرب والے جوع الکلب کے مریض کے متعلق یہ خیال کیا کرتے تھے کہ اس کے پیٹ میں کوئی بلا گھسی ہوئی ہے جو غذا چٹ کر جاتی ہے اس لئے اس غریب کا پیٹ نہیں بھرتا اس بھوت کا نام صفر مشہور تھا، آپ نے فرمایا کہ یہ محض واہمہ ہے بھوت وغیرہ کچھ نہیں۔ معلوم ہوا کہ بیماریاں بلا کے اثرات سے نہیں ہوتیں بعض لوگ بعض بیماریوں کو بلا کا اثر خیال کرتے ہیں جیسے سیتلا، سانی، براہی، وغیرہ مگر یہ بات غلط ہے۔

جاہلیت میں ماہ صفر کو نجس خیال کرتے تھے اور اس میں کوئی نیا کام نہیں کرتے تھے یہ بھی بات غلط ہے معلوم ہوا کہ صفر کے تیرہ دنوں کو نجس سمجھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ان میں بلائیں اترتی ہیں اس وجہ سے ان کا نام بھی تیرہ تیزی رکھا گیا کہ ان کی تیزی سے کام بگڑ جاتے ہیں غلط ہے، اس طرح کسی چیز کو یا تاریخ کو یا دن کو یا ساعت کو نجس سمجھنا سب شرک کی باتیں ہیں۔ جو عقیدہ کے منافی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اخرج ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ اخر بیدہ مجذوم فوضعھا معہ فی القصعۃ فقال قل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ ۞﴾ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوڑھی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ پیالہ میں رکھ کر فرمایا اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کر کے کھاؤ''۔

یعنی ہمارا اعتماد و توکل اللہ پر ہے وہ جسے چاہے بیمار کر دے اور جسے چاہے تندرست کر دے ہم کسی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور بیماری کے لگ جانے کو نہیں مانتے۔

العیانہ: پرندہ یا ہرن کو چھوڑتے تھے اگر وہ دائیں طرف جاتے تو مبارک خیال کرتے تھے اگر بائیں طرف جاتے تو منحوس سمجھتے اور کام سے رک جاتے تطیر کا بھی یہی مطلب ہے۔

طرق: کنکر مارتے یا ریت پر خط کھینچتے تھے اور اس سے نیک و بدشگون لیتے تھے دوسری جگہ اس کی وضاحت یوں فرمائی گھر وہ برا یا منحوس ہے جن کے ہمسائے برے ہوں عورت وہ منحوس یا بری ہے جو درشت مزاج اور بداخلاق ہو گھوڑا وہ رکھنے کے قابل نہیں جو شوری اور اڑیل ہو جو مکان آگے سے کھلا اور عقب سے چھوٹا ہو اسے شیر دھاں کہتے ہیں ہندی اسے منحوس خیال کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور مسلمانوں کو شرک سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔(آمین)

جادوگری اور کہانت نجومی کا بیان اور علامات

(۱) جادو: جادو ایک پردیق اور لطف اندوز اور باریک بینی کا نام ہے جو تعویذات اور جھاڑ پھونک دھواں وغیرہ اور دوسری ادویات اور منتر وغیرہ سے کیا جاتا ہے، اور جن سے شیطان اور جنات وغیرہ کی مدد لی جاتی ہے اور یہ شرکیہ اعمال ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ شرک ہے اور عقیدہ توحید کے اندر خلل ڈالنا ہے اور جنات شیاطین آسمان سے فرشتوں کی باتوں کو چوری چھپے سنتے ہیں اور جادوگر یا کاہن کے پاس جا کر سب باتیں ان کے کان میں ڈال دیتے ہیں، اور پھر جادوگر اور کاہن ان کے ایک جھوٹ کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں، عوام بغیر سوچے سمجھے ان پر یقین کر لیتے ہیں جیسا کہ آج کل ہمارے ملکوں کے اندر ہو رہا ہے۔ اس طرح لوگ عقیدہ توحید کو چھوڑ کر شرک والے راستے اپنا لیتے ہیں اور جو وحدہ لاشریک کے ساتھ شرک ہے اور حرام ہے۔ اور انسان نار جہنم کا سبب بنتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم سے محمد بن جعفر نے روایت کی ہے ان سے عوف بن حیان بن العلاء نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے قطن بن قبیصہ نے ان سے ان کے باپ نے روایت کی ہے۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ پرندوں کے اڑنے سے فال لینا زمین پر لکیر کھینچ کر فال نکالنا اور بدفالی جبت کی قسمیں ہیں۔

عوف کہتے ہیں کہ عباقہ سے مراد چڑیوں کو اڑا کر فال نکالنا ہے اور (طرق) سے مراد زمین پر لکیریں کھینچ کر فال نکالنا ہے) اور جبت کے بارے میں حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد شیطان کی چیخ ہے۔اس حدیث کی سند جید ہے۔

اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان نے اپنی کتاب (الصحیح) میں اس حدیث کا صرف موضوع حقہ روایت کیا ہے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علم نجوم کا ایک حصہ سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا اور جتنا زیادہ علم نجوم حاصل کرتا جائے گا اتنا ہی جادو سیکھتا جائے گا اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے،اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس نے گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارا اس نے جادو کیا اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور جو شخص کسی چیز پر بھروسہ کر لیتا ہے اور اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ (غیبۃ) کیا ہے؟ اس سے مراد چغلی کھانا ہے یعنی لوگوں کے درمیان شر و فساد کی بات پھیلانا ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے،اور بخاری و مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض طرز بیان جادو کا کام کرتا ہے۔

(۲) کاھنوں کا بیان: امام مسلم نے اپنی کتاب (الصحیح) میں نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے روایت کی ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آ کر اس سے کوئی بات پوچھتا ہے اور اس کی باتوں کو مانتا ہے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جاتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے وہ گویا اس چیز کا انکار کردیتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد نے روایت ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور حاکم نے بھی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرطوں کے مطابق صحیح ہے کہ جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے وہ گویا اس چیز کا انکار کردیتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

ابو یعلی نے سند جید کے ساتھ اس جیسی موقوف حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو فال نکالنے کے لئے یا جس کے لئے فال نکالا جائے یا جو غیب کی خبر دے یا جس کے لئے غیب کی خبر دی جائے یا جادو کرے یا جس کے لئے جادو کا عمل کیا جائے یا جس کے لئے جو شخص کاہن کے پاس آتا ہے اور اس کے قول کی تصدیق کرتا ہے وہ گویا اس چیز کا انکار کردیتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اس حدیث کو بزار نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس حدیث کو طبرانی نے اپنی کتاب (الاوسط) میں اسناد حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے لیکن اس میں (من اتی کاھنا) سے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۳) عرافہ: بغوی کہتے ہیں کہ عراف اسے کہتے ہیں جو پوشیدہ معاملات کے جاننے کا دعویٰ کرے بایں طور کے چند قرائن کے ذریعے چوری ہوگئی چیز اور گمشدہ چیز کی جگہ بتائے یا اس طرح کے کئی پوشیدہ معاملے کی خبر دے۔

بعض نے کہا ہے کہ عراف سے مراد کاہن ہے اور کاہن اسے کہتے ہیں جو مستقبل کے غیبی امور کی اطلاع دے اور بعض دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ کاہن وہ ہے جو دل کی باتیں بتاتا ہے اور ابوالعباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عراف کا اطلاق کاہن نجومی علم رمل والے اور ان لوگون پر ہوتا ہے، جو ان طریقوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے غیبی امور کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو لوگ ابجد لکھ کر اور ستاروں کے ذریعے غیب کی باتیں جاننے کی کوشش کرتے ہیں میں (قیامت کے دن) اللہ کے نزدیک ان کے لئے کوئی اچھا بدلہ نہیں سمجھتا ہوں۔

(٤) علم نجوم : امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (الصحیح) میں قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے یہ آسمان کے لئے زینت ہیں اور ان کے ذریعے شیطانوں کو مارا جاتا ہے اور نشانیاں ہیں جن سے راستے اور سمت معلوم کئے جاتے ہیں جو شخص ان ستاروں کا کوئی اور مقصد سمجھے گا وہ غلطی پر ہوگا اور نقصان اٹھائے گا اور جس بات کا اسے علم نہیں اسے جاننے کی زحمت اٹھائے گا قتادہ رحمہ اللہ چاند کی منزلوں کا علم حاصل کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور سفیان بن عیینہ نے اس کی اجازت نہیں دی ہے اور احمد اور اسحاق نے ان منازل کا علم حاصل کرنا جائز قرار دیا ہے اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے ہمیشہ شراب پینے والا، رشتوں کو توڑنے والا، اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اس حدیث کو احمد نے مسند میں اور ابن حبان نے اپنی کتاب (الصحیح) میں روایت کی ہے۔

❀❀❀

ستاروں میں تاثیر ماننا شرک ہے

قال: نبی کریم ﷺ:

﴿اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیْ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَةِ عَلٰی اَثْرِسَمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ ! قَالُوْا اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصبح مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِن بِیْ وَكَافِرٌ بِالْکَوَاکِبِ فَاما مَنْ قَالَ ، مُطرنا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذَالِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مَطرنَا بِنَوْ كَذَا وكَذَا فَذَالِكَ كَافِرٌبِيْ وَمُومِنٌ بِالْكواكبِ ﴾
(رواه بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حدیبیہ میں رات کی بارش کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ اس نے کہا کہ میرے بندوں نے صبح کی کچھ مومن تھے اور کچھ کافر تھے جس نے کہا اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان لایا اور تاروں کے ساتھ کفر کیا اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں تارے سے بارش ہوئی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور تاروں پر ایمان لایا''۔

یعنی ہر شخص کائنات میں مخلوق کی تاثیر سمجھتا ہے اسے حق تعالیٰ اپنے منکروں میں شمار فرماتا ہے کہ وہ ستارہ پرست ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ سارا کارخانہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چل رہا ہے وہ اس کا مقبول بندہ ہے ستارہ پرست نہیں معلوم ہوا کہ نیک وبد ساعتوں کے ماننے اچھی بری تاریخوں کے یا دن کے پوچھنے اور نجومی کی بات پر یقین کرنے سے شرک کا در کھلتا ہے کیونکہ ان سب کا تعلق نجوم سے ہے اور نجوم کا ماننا ستارہ پرستوں کا کام ہے۔

❊❊❊

نجومی ساحر اور کاہن کافر ہیں

﴿اَخْرَجَ رَزِيْن عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اقْتَبَسَ بَاباً مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ بِغَيْرِنَا ذِكْرَ اللهَ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةٌ مِّنَ السِّحْرِ الْمُنْجَمِ كَاهِنٍ وَّالسَّاحِرِ كَافِرٌ﴾

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم نجوم کا کوئی مسئلہ سیکھا بغیر ایسی صورت کے جو اللہ نے بیان کی ہے تو اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رزین) یعنی قرآن پاک میں تاروں کا بیان ہے ان سے اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت معلوم ہوتی ہے ان سے آسمان کی خوبصورتی ہے اور ان سے شیطان کو مار مار کر بھگا دیا جاتا ہے یہ بیان نہیں کہ انہیں کارخانہ قدرت میں دخل ہے دنیا کی بھلائی برائی انہیں کے اثرات ہیں اب اگر کوئی تاروں کے پہلے فوراً چھوڑ کر یہ کہے کہ انہیں کی تاثیرات عالم میں کارفرما ہیں اور غیب کا دعویٰ کرے جس طرح جاہلیت میں جنوں سے پوچھ پوچھ کر کاہن غیب کی باتیں بیان کیا کرتے تھے اسی طرح نجومی تاروں سے معلوم کر کے بتاتے ہیں گویا کاہن نجومی رقال اور جفا دسب کی ایک ہی راہ ہے کاہن جادوگروں کی طرح جنوں سے دوستی گانٹھتا ہے اور جنوں سے دوستی ان کو مانے بغیر پیدا نہیں ہوتی جب ان کو پکارا جائے، اور بھوگ دیا جائے تو دوستی پیدا ہوتی ہے لہٰذا یہ کفر وشرک کی باتیں ہیں۔

اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تمام مسلمانوں کو شرک سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

❋❋❋

غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے

﴿اَخْرَجَ التِّرمَذِیْ عَنِ ابْنِ عُمَر رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللہِ فَقَدْ اَشْرَکَ﴾ (رواہ ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا''۔

﴿اَخْرَجَ مُسْلِم عَنْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بن سَمُرَة رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِآبَائِکُمْ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتوں کی قسمیں نہ کھاؤ اور نہ باپوں کی قسمیں کھاؤ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿أخرج الشّيخان عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انّ رسول الله ﷺ قال :إنّ الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم من كان حالفاً فليحلف بالله او ليصمت ۝﴾ (بخاری مسلم)

ترجمہ:''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک تم کو باپ دادا کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کی کھائے ورنہ خاموش رہے''۔

﴿أخرج الشّيخان عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ، من حلف فقال في حلفه باللّات والعزّى فليقل لا اله الّا الله ۝﴾ (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جس نے (سبقت لسانی کے طور پر)لات وعزّیٰ کی قسم کھائی اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہئے''۔

زمانہ جاہلیت میں بتوں کی قسمیں کھائی جاتی تھیں اسلام میں اگر کسی مسلمان کے منہ سے عادت کے مطابق غیر شعوری طور پر بتوں کی قسم نکل جائے تو فوراً لا الہ الا اللہ پڑھ کر توحید کا اقرار کرلیں معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم نہ کھائی جائے اگر غیر شعوری طور پر غیر اللہ کی قسم زبان سے نکل جائے تو فوراً توبہ کی جائے مشرکوں میں جن کی قسمیں کھائی جاتی ہیں ان سب کی قسم کھانے سے ایمان میں خلل آتا ہے۔

❋❋❋

نیک عمل کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی نیت شرک ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿من كان يريد الحياة الدّنيا وزينتها نوفّ اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون ۝ اولئك الّذين ليس لهم في الآخرة الّا النّار وحبطوا ما صنعوا فيها وباطلٌ مّا كانوا يعملون ۝﴾ (سورۃ ھود ۱۵۔۱۶)

ترجمہ:''جو لوگ اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوشحالیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگذاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی مگر آخرت میں ایسے لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد بخت ہے دنیا کا غلام بد بخت ہے درھم کا غلام بد بخت ہے عمدہ چادر کا غلام بد بخت ہے نرم و گداز کپڑے کا غلام، اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے۔ اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے بد بخت ہے یہ اور ٹھوکر کھانے والا اور جب اسے کانٹا چبھے تو اللہ کرے وہ نہ نکلے خوشخبری ہے اس بندے کے لئے جو اپنے گھوڑے کی باگ ڈور اللہ کی راہ میں تھامے رہتا ہے اس کے سر کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اس کے پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں اگر اسے فوج کے پہرے پر لگا دیا جاتا ہے تو پہرہ دینے میں ہی لگا رہتا ہے اور اگر اسے فوج کے پچھلے حصے میں جگہ دی جاتی ہے تو وہیں جما رہتا ہے اگر اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور اگر کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول نہیں کی جاتی۔

❀❀❀

ریاءکاری چھپا ہوا شرک

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۞﴾ (کہف: ۱۱۰)

ترجمہ: ”اے میرے نبی آپ کہہ دیجئے کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک اللہ ہے“۔

پس جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث قدسی مروی ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں جن معبودوں کو میرا شریک بنایا جاتا ہے میں ان سب سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں جو شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو میرا شریک بناتا ہے تو میں اسے اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں اس حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتا دوں جس سے میں تمہارے بارے میں مسیح دجال سے بھی ڈرتا ہوں صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا کہ چھپا ہوا شرک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی نماز اچھی طرح اس لئے پڑھتا ہے کہ وہ کسی کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ہماری یہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ریاء جیسے عمل سے بچائے اور انکساری کے ساتھ عبادت اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

❁❁❁

جان بوجھ کر نعمتوں میں اللہ کا شریک بنانا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿فَلاَ تَفْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادً وَانْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞﴾ (البقرہ ۲۲)

ترجمہ: ''(پس جب تم یہ جانتے ہو تو) دوسروں کو اللہ کا مد مقابل نہ ٹھراؤ''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ انداد سے مراد شرک ہے جو اندھیری رات میں سیاہ چٹان پر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ چیز ہے اور وہ تمہارا یہ کہنا ہے اے فلاں اللہ کی قسم اور تمہاری زندگی کی قسم میری زندگی کی قسم اور تمہارا یہ کہنا کہ اگر یہ کتیا نہ ہوتی تو چور گھس جاتے اور اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور گھس جاتے اور آدمی کا اپنے ساتھی سے یہ کہنا کہ جو اللہ نے چاہا اور تم نے چاہا اور آدمی کا یہ کہنا کہ اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فلاں کے لفظ کا اضافہ نہ کرو اس قسم کے تمام جملے مشرکانہ ہیں اس حدیث کو ابن حاتم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور حسن کہا ہے اور حاکم نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح کہا ہے۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں اللہ کی جھوٹی قسم کھاؤں اس سے بہتر ہے کہ غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے پایا اس حدیث کو ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یہ کہنا مکروہ ہے میں اللہ کے ذریعہ اور تیرے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں اللہ کے ذریعہ اور پھر تیرے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں اور یوں کہے کہ اگر اللہ نہ ہوتا اور پھر فلاں نہ ہوتا اور یہ نہ کہے اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا۔

صرف ماشاء اللہ کہو، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿أَخْرَجَ فِيْ شَرَحَ السُّنَّةِ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِى صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لَا تَقُوْلُوْا : مَاشَآء اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدًا وَّقُوْلُوْا مَاشَاء اللهُ وَحْدَهُ﴾ (شرح السنۃ)

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں نہ کہو جو اللہ اور محمد چاہے بلکہ یوں کہو جو اکیلا اللہ چاہے“۔

یعنی شان الوہیت میں کسی مخلوق کا دخل نہیں خواہ وہ کتنا ہی بڑا اور کیسا ہی مقرب کیوں نہ ہو، مثلاً یہ نہ کہا جائے کہ اللہ اور رسول چاہے گا تو کام ہو جائے گا کیونکہ دنیا کا سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں کے دل میں کیا ہے؟ یا فلاں کی شادی کب ہوگی، یا فلاں درخت پر کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یوں نہ کہے کہ اللہ اور رسول ہی جانیں کیونکہ غیب کی بات کی اللہ ہی کو خبر ہے۔

رسول کو خبر نہیں اگر دینی باتوں میں یہ کہہ دیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

کیونکہ اللہ نے اپنے رسول کو دین کی ہر بات بتا دی ہے۔ اور لوگوں کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔

اور ہمارے ملکوں کے اندر بعض سوچے نہ سمجھے مولویوں نے دین میں خود اپنے پاس سے باتیں شامل کی ہیں اور جس کے معنی اور استعمال سراسر غلط ہیں اور بعض ناجائز کاموں کو جائز قرار دیتے ہیں اور بعض پیش الفاظ بچوں کو بھی سکھلاتے ہیں اور جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ قرآن سے کوئی ثبوت ملتا ہے اور نہ آنحضرت ﷺ کی کسی حدیث سے ثابت ہوتے ہیں ایسا کرنا سراسر غلط ہے اور عقیدہ التوحید کے خلاف ہے۔ اور آخرت میں بھی دوگناہ عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام سب مسلمان امت کو اس بدعتوں سے بچائے۔ (آمین)

❋❋❋

اللہ کے علاوہ کسی کو غیب دان سمجھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝﴾ (الانعام:۵۹)

ترجمہ: ''اللہ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں وہی جانتا ہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اسے بھی جانتا ہے جو بھی پتہ گرتا ہے اسے بھی جانتا ہے زمین کے نیچے اندھیروں میں کوئی دانہ ایسا نہیں اور کوئی تر اور خشک چیز ایسی نہیں جو واضح طور پر لکھی ہوئی نہ ہو''۔

یعنی اللہ پاک نے انسان کو ظاہری چیزیں معلوم کرنے کے لئے کچھ چیزیں دی ہیں مثلاً دیکھنے کو آنکھ سننے کو کان سونگھنے کو ناک چکھنے کو زبان ٹٹولنے کو ہاتھ اور سمجھنے کو عقل بخشی ہے پھر یہ چیزیں انسان کے قبضہ و اختیار میں دے دی ہیں کہ جب چاہے ان سے کام لے سکے مثلاً آنکھ سے دیکھا چاہا آنکھ کھول دی نہ چاہا بند کر لی اس پر ہر ایک عضو کو قیاس کر او رانسانوں کو ظاہری چیزوں کے معلوم کرنے کی کنجیاں دے دی ہیں جیسے کنجی والے ہی کے اختیار میں تالے کو کھولنا یا نہ کھولنا ہے اس طرح ظاہری چیزوں کا معلوم کرنا انسان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار میں ہے چاہے معلوم کرے یا نہ کرے۔

(۱) علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کو ہے

اس کے برعکس غیب کو معلوم کرنا انسان کے اختیار سے باہر ہے اس کی کنجیاں حق تعالیٰ نے اپنے پاس رکھی ہیں کسی بڑے سے بڑے انسان یا مقرب ترین فرشتے کو بھی غیب کے معلوم کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا کہ جب چاہیں اپنی مرضی سے غیب معلوم کرلیں اور جب چاہیں بند کرلیں بلکہ اللہ پاک اپنی مرضی سے کبھی کسی کو غیب کی جس قدر بات بتانا چاہتا ہے بتا دیتا ہے، یہ غیب کا بتا دینا اللہ کے ارادے پر موقوف ہے کسی کی خواہش پر نہیں رسول اللہ ﷺ کو بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کو بعض بات دریافت کرنے کی خواہش ہوئی مگر وہ بات آپ کو معلوم نہ ہوسکی پھر جب ارادہ نہیں ہوا فوراً بتا دی گئی عہد رسالت میں منافقوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا اس سے آپ کو سخت صدمہ ہوا آپ نے کئی دنوں تک معاملہ کی کرید کی مگر کچھ بھی معلوم نہ ہوسکا پھر جب حق تعالیٰ نے چاہا تو وحی بھیج کر بتا دیا۔ کہ منافق کذاب ہیں صدیقہ پاک دامن ہیں اب ایک مسلمان موحد کا یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے کہ اللہ نے غیب کے خزانوں کی کنجیاں اپنے ہی پاس رکھی ہیں ان خزانوں کا کسی کو خزانچی نہیں بنایا وہ خود اپنے ہاتھ سے قفل کھول کر جس کو جس قدر چاہے دے دے اس کا ہاتھ کون پکڑ سکتا ہے۔

(۲) علم غیب کا مدعی جھوٹا

اس سے معلوم ہوا کہ جو یہ دعویٰ کرے کہ میں ایسا علم جانتا ہوں جس سے غیب معلوم کرلیتا ہوں اور ماضی و مستقبل کی باتیں بتا سکتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے اگر کسی نبی یا ولی یا جن یا فرشتے یا امام یا بزرگ یا پیر یا شہید یا نجومی یا رمال یا جفار یا فال کھولنے والے یا پنڈت یا بھوت پریت یا پریوں کو ایسا مان لیا جائے تو ماننے والا مشرک ہوتا ہے اور مذکورہ آیت کا انکار کرتا ہے اگر اتفاق سے کسی نجومی وغیرہ کی بات صحیح بھی ہو جائے تو اس سے ان کی غیب دانی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ زیادہ تو ان کی باتیں غلط ہوتی ہیں معلوم ہوا کہ علم غیب ان کے بس کی بات نہیں اٹکل کبھی ٹھیک اور کبھی غلط بھی ہو جاتا ہے کہانت کشف اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک سے فال لینے کا بھی یہی حال ہے لیکن وحی کبھی غلط نہیں ہوتی اور وہ ان کے قابو میں نہیں اللہ پاک اپنی مرضی کے مطابق جو چاہتا ہے بتا دیتا ہے کسی کی خواہش پر وحی کا دارومدار نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝﴾ (سورۃ النمل ٦٥)

ترجمہ: ''آپ فرما دیں کہ اللہ کے سوا آسمان و زمین میں جو کوئی بھی ہے غیب کی باتیں نہیں جانتے بلکہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے''۔

یعنی غیب کو جاننا کسی کے بس کی بات نہیں خواہ وہ بڑے سے بڑا انسان یا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو جس کی دلیل یہ ہے کہ دنیا جانتی ہے کہ قیامت آئے گی لیکن یہ کسی کو خبر نہیں کہ کب آئے گی اگر ہر چیز کا معلوم کرنا ان کے بس میں ہوتا تو قیامت کے آنے کی تاریخ بھی معلوم کر لیتے۔

(۳) غیب کی باتیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝﴾ (سورۃ لقمان:۳۴)

ترجمہ: ''بلاشبہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے وہی پیٹ کے بچے کو جانتا ہے کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کمائے گا اور نہ یہ معلوم کہ کہاں مرے گا یاد رکھو اللہ خوب جاننے والا اور بڑا خبردار ہے''۔

یعنی غیب کی باتوں کی خبر اللہ ہی کو ہے اس کے سوا کوئی غیب دان نہیں چنانچہ قیامت کی خبر بھی جس کا آنا عوام میں مشہور ہے اور یقینی ہے کسی کو نہیں معلوم کہ کب آئے گی پھر اور چیزوں کا کیا کہنا مثلاً فتح و شکست کا صحت و مرض کا اور اس قسم کی دوسری باتوں کا کسی کو بھی علم نہیں یہ باتیں نہ تو قیامت کی طرح مشہور ہیں اور نہ یقینی ہیں اس طرح بارش کی کسی کو خبر نہیں کہ کب ہوگی، حالانکہ اس کا موسم بھی مقرر ہے اور اکثر مواسم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارش ہوتی ہے اکثر لوگوں کو اس کی خواہش بھی رہتی ہے اگر اس کا وقت کسی طرح معلوم ہو سکتا تو کسی نہ کسی کو ضرور معلوم ہو جاتا پھر جو بے موسم کی چیزیں ہیں اور تمام لوگوں کی خواہش ان سے وابستہ بھی نہیں۔

مثلاً کسی شخص کی مدت وحیات یا اولاد کا ہونا یا نہ ہونا یا مالدار ہونا یا فتح وشکست کا ہونا ان چیزوں کی بھلا کسی کو کیسے خبر ہو سکتی ہے پیٹ کے بچے کو بھی کوئی نہیں جانتا کہ ایک ہے یا ایک سے زیادہ نر ہے یا مادہ کامل ہے یا ناقص اور خوبصورت ہے یا بدصورت حالانکہ حکماء ان تمام باتوں کے اسباب بتاتے ہیں لیکن خصوصیت سے کسی کا حال معلوم نہیں پھر انسان کے اندرونی حالات بھلا کوئی کیسے معلوم سکتا ہے مثلاً خیالات ارادے نیتیں اور ایمان ونفاق کا حال جب کہ خود یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا تو وہ دوسروں کا حال کیسے جان سکتا ہے اور انسان جب اپنے مرنے کی جگہ نہیں جانتا تو پھر مرنے کا دن یا وقت کیسے جان سکتا ہے بہر حال اللہ کے سوا کوئی آئندہ کی باتیں اپنے اختیار سے نہیں جانتا معلوم ہوا کہ غیب دانی کا دعویٰ کرنے والے سب جھوٹے ہیں ۔کشف کہانت رمل نجوم جفر فالیں سب جھوٹ مکر اور شیطانی جال ہیں مسلمانوں کو ان میں ہرگز نہیں پھنسنا چاہئے اگر کوئی شخص غیب دانی کا دعویٰ نہ کرے اور غیب کی بات معلوم کرنے کے اختیار کا بھی دعویٰ نہ کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ حق تعالیٰ نے جو بات مجھے بتائی ہے میرے اختیار میں نہ تھا کہ جب چاہتا معلوم کر لیتا تو اس میں دونوں امکان ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ سچا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جھوٹا ہو۔

(۴) اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝﴾ (سورۃ الاحقاف ۵)

ترجمہ: ”اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو پکار رہا ہے جو قیامت تک بھی اس کی بات کا جواب نہ دے سکیں بلکہ وہ اس کی پکار ہی سے بے خبر ہیں۔

یعنی مشرک پرلے درجے کے بے وقوف ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے قدرت ومملکت ہے اگر یہ قیامت تک بھی پکارتے ہیں تو وہ کچھ نہیں کر سکتے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگوں کو دور سے پکارتے ہیں اور انہیں پکار کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف یہی کہتے ہیں کہ یا حضرت آپ دعا فرمادیں کہ حق تعالیٰ ہماری حاجت پوری کردے۔ یہ بھی شرک ہے گو وہ اس وجہ سے اس کو مشرک نہ سمجھتے ہوں کہ حاجت برآری کی دعا تو اللہ ہی سے کی گئی ہے کیونکہ غائب شخص کو پکارنے کی وجہ سے اس میں شرک آیا کہ جن کے بارے میں یہ اعتقاد رکھا گیا کہ وہ دور سے اور قریب سے برابر سنتے ہیں حالانکہ یہ الٰہی شان ہے اور اس آیت میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں پکارنے والے کی پکار کو سنتے ہی نہیں گو وہ قیامت تک چیختا رہے۔

(۵) نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعاً وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ أَعْلَمُ الْغَیْبَ لَا سْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف:۱۸۸)

ترجمہ:''آپ فرمادیں کہ مجھے اپنے لئے بھی بھلائی برائی کا اختیار نہیں مگر جو اللہ کو منظور ہوا گر میں غیب جانتا تو کثرت سے بھلائی جمع کر لیتا (یعنی اپنی حفاظت کا سامان پہلے سے کر لیتا) اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ایمان والوں کو ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں''۔

یعنی پیغمبر اسلام ﷺ سرتاج انبیاء ہیں آپ سے بڑے بڑے معجزے ظاہر ہوئے لوگوں نے آپ سے دین کے امراء وامور سیکھے لوگوں کو آپ کی راہ پر چلنے سے بزرگی نصیب ہوئی، اللہ پاک نے آپ ہی سے فرمایا کہ لوگوں کے سامنے اپنا حال بیان فرمادیں کہ مجھے نہ تو کچھ قدرت حاصل ہے اور نہ ہی غیب دان ہوں، میری قدرت کا اندازہ اس سے لگاؤ کہ میں اپنی ذات تک کے نفع ونقصان کا مالک نہیں تو دوسروں کو کیا بھلائی پہنچا سکوں گا اگر میں غیب دان ہوتا تو کام سے پہلے اس کا انجام معلوم کر لیا کرتا اگر اس کام کا انجام برا معلوم ہوتا تو اس میں کچھ ہاتھ نہ ڈالتا غیب دانی اللہ تعالیٰ کی شان ہے اور میں پیغمبر ہوں پیغمبر کا صرف اتنا کام ہوتا ہے کہ وہ برے کاموں کے انجام سے خبردار کردے اور نیک کاموں پر خوشخبری سنادے یہ بات بھی انہیں کو فائدہ پہنچاتی ہے جن کے دلوں میں یقین ہو اور یقین پیدا کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) انبیاء کا اصل کام

معلوم ہوا کہ انبیاء اور اولیا میں یہی بڑائی ہے کہ وہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور جن اچھے برے کاموں سے واقف ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں اللہ پاک نے ان کی تبلیغ میں تاثیر رکھی ہے بہت لوگ ان کی تبلیغ سے سیدھی راہ پر آجاتے ہیں یہ کوئی برائی نہیں کہ انہیں تصرف عالم کی قدرت دی گئی ہو جسے چاہیں مار ڈالیں یا بیٹا بیٹی دے دیں یا آکر بلا ٹال دیں یا مرادیں بر لائیں یا فتح و شکست دے دیں یا تونگر بنادیں یا فقیر و قلاش کردیں یا کسی کو بادشاہ بنادیں اور کسی کے ہاتھ میں کاٹ گدائی دے دیں یا کسی کو امیر یا وزیر بنادیں اور کسی کو فقیر و حقیر کردیں کسی کے دل میں ایمان ڈال دیں اور کسی سے چھین لیں کسی بیمار کو تندرست یا تندرست کو بیمار کردیں یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چھوٹا بڑا یہ کام کرنے سے عاجز ہے اور عجز میں سب برابر ہیں۔

(۷) انبیاء غیب دان نہیں

اسی طرح یہ کوئی بڑائی نہیں کہ اللہ تعالیٰ غیب کی کنجیاں انہیں دیدے کہ جب چاہیں کسی کے دل کی بات معلوم کرلیں یا جس غیب کی بات کو چاہیں معلوم کرلیں کہ فلاں کے ہاں اولاد ہوگی یا نہیں تجارت میں فائدہ ہوگا یا نہیں لڑائی میں فتح ہوگی یا شکست ان باتوں سے سب چھوٹے بڑے یکساں بے خبر ہیں پھر جس طرح کوئی بات عقل سے پا کر قرینے سے کہہ دی جاتی ہے اور وہ اسی طرح ہو جاتی ہے جس طرح کی گئی تھی اس طرح یہ بڑے لوگ بھی ہر بات عقل و قرینہ سے کہہ دیتے ہیں کبھی تو وہ ٹھیک ہو جاتی ہے اور کبھی غلط ہو جاتی ہے لیکن وحی یا الہام کی بات غلط نہیں ہوتی مگر وحی اختیار میں نہیں ہوتی۔

(۸) علم غیب کے متعلق ارشادات نبوی ﷺ

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ أَخْرَجَ الْبُخَارِيْ عَنِ الرَّبِيْعِ بِنْتَ مَعَوَّذِ بْنِ عَفْرَاء رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ حِيْنَ لِنَبِيِّ عَلٰى مَجْلَسَ عَلَى فِرَاشٍ كَمَجْلَسِكَ مِنِّيْ وَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يضربن بالدّف ويندبن من قتل من ابائى يوم بدر اذقالت احداهنّ ومنيانبى يعلم ما فى غد فقال وهى هذا وقولى بالّذى كنت تقولين ﴾ (رواہ بخاری)

ترجمہ: "ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری رخصتی کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے پھر میرے بستر پر میرے پاس آئے اتنے نزدیک بیٹھے جس طرح تم بیٹھو ہو، ہماری کچھ بچیاں دف بجا بجا کر بدر کے مقتولوں کا واقعہ بیان کرنے لگیں ایک نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا نبی کل کی بات جانتا ہے فرمایا یہ بات چھوڑ دے اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہتی رہ"۔

یعنی ربیع انصاریہ کی شادی کے موقعہ پر نبی ﷺ ان کے پاس آ بیٹھے بچیوں نے گانے میں یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا نبی کل کی بات جانتا ہے آنحضرت ﷺ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ یہ بات نہ کہو معلوم ہوا کہ کسی بڑے سے بڑے انسان کے بارے میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب دان ہے شعراء رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں جو آسمان وزمین کے قلابے ملایا کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ بطور مبالغہ ایسا کہا گیا یہ غلط ہے کیونکہ آپ نے اپنی تعریف کا اسی قسم کا شعر بچیوں کو بھی نہ پڑھنے دیا چہ جائے کہ عاقل شاعر اس قسم کے اشعار کہے یا سنے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد

﴿اخرج البخارى عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت من اخبرك انّ محمّدا ﷺ يعلم الخمس الّتى قال الله تعالٰى (انّ الله عنده علم السّاعة) فقد أعظم العزنة ﴾ (رواہ بخاری)

ترجمہ: "عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جس نے تمہیں خبر دی کہ محمد رسول اللہ ﷺ پانچ باتوں کو جانتے تھے جن کی اللہ پاک نے اس آیت ﴿انّ الله عنده علم السّاعة﴾ میں خبر دی ہے اس نے بڑا زبردست بہتان باندھا"۔ (بخاری)

یعنی وہ پانچ باتیں سورۃ لقمان کے اخیر میں ہیں جن کا بیان گذر چکا ہے کہ تمام غیب کی باتیں ان ہی پانچ چیزوں میں داخل ہیں لہٰذا جو کوئی یہ کہے کہ آپ غیب کی باتیں جانتے تھے اس نے بڑا بھاری بہتان باندھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیب تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔

﴿أَخْرَجَ البخاری عَنْ اُمِّ الْعُلَاءِ الْاَنْصَارِیَةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا پیش آئے گا اور تمہارے ساتھ کیا پیش ہوگا''۔

یعنی اللہ پاک بندوں سے دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں جو معاملہ کرے گا اس کا حال کسی کو بھی معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسروں کا حال معلوم اگر وحی کے ذریعے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں کا انجام بخیر ہے تو وہ ایک مجمل علم ہے اس سے زیادہ معلوم کرنا ان کے بس سے باہر ہے۔لہٰذا میری رب العالمین سے دعا ہے کہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ان غیب کے معلوم کرنے والے جھوٹے پیروں اور نجومیوں سے بچائے جو عوام کو دھوکہ دے کر ان کو گمراہ کر رہے ہیں اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو صحیح عقیدہ توحید پر چلنے کی طاقت عطا فرمائے۔(آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسوم ورواج میں شرک کی حرمت

اس باب میں ان آیات واحادیث کا بیان ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح انسان دنیوی کاموں میں طرح طرح سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم بجالاتا ہے ایسا معاملہ غیر اللہ سے نہ کیا جائے۔

(۱) شیطان کی وسوسہ اندازی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطَانًا مَّرِیْدًا ۞ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۞ وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطَانَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ۞ یَعِدُھُمْ وَیُمَنِّیْھِمْ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطَانُ اِلَّا غُرُوْرًا ۞ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْھَا مَحِیْصًا ۞﴾ (النساء:۱۱۷تا۱۲۱)

ترجمہ: ''یہ مشرک اللہ کو چھوڑ کر عورتوں کو ہی پکارتے ہیں بلکہ سرکش شیطان ہی کو پکارتے ہیں جس پر اللہ نے پھٹکار ڈال دی ہے اس نے کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ الگ کر رکھوں گا میں انہیں گمراہ کئے بغیر نہ رہوں گا میں انہیں ضرور آرزومند رکھوں گا اور انہیں ضرور حکم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان کاٹ ڈالیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی شکل کو بدل ڈالیں گے جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ زبردست گھاٹے میں پڑ گیا شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور امیدیں بندھاتا ہے شیطان ان سے وعدہ کر کے محض دھوکہ کر رہا ہے انہی لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں سے وہ رہائی نہ پا سکیں گے''۔

یعنی جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں وہ اپنے خیال میں عورتوں کے پجاری ہیں کوئی تو حضرت بی بی کو کوئی بی بی آسیہ کو کوئی بی بی آتا ولی کو کوئی لال پری کو کوئی سیاہ پری کو کوئی ستیلا کو کوئی مسانی کو اور کوئی کالی کو پوجتا ہے یہ محض خیالات ہیں ورنہ ان کی حقیقت کچھ بھی نہیں نہ کوئی عورت ہے نہ کوئی مرد محض خیال فام اور شیطانی وسوسہ ہے جس کو معبود بنالیا ہے اور یہ جو بولتا ہے اور کبھی کوئی تماشہ دکھا دیتا ہے شیطان ہے۔

ان مشرکوں کی تمام عبادتیں شیطان کے لئے ہو رہی ہیں یہ اپنے خیال میں نذر و نیاز عورتوں کو دیتے ہیں مگر درحقیقت شیطان لے لیتا ہے انہیں ان باتوں سے نہ دینی فائدے نہ دنیوی کیونکہ شیطان راندۂ درگاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس سے دینی فائدے تو لینے سے رہا کیونکہ یہ انسان کا دشمن ہے بھلا کیسے اس کا بھلا چاہے گا یہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کہہ چکا ہے کہ میں تیرے بہت سے بندوں کو اپنا بندہ بنالوں گا ان کی عقلیں ایسی ماروں گا کہ اپنے خیالات ہی کو ماننے لگیں گے میرے نام مقرر کریں گے جن پر میری نیاز کا نشان ہوگا مثلاً اس کا کان پیر ڈالیں گے یا کاٹ ڈالیں گے یا اس کے گلے میں کمر بند ڈال دیں گے ماتھے پر مہندی لگادیں گے منہ پر سہرا باندھ دیں گے منہ کے اندر پیسہ رکھ دیں گے ہر حال پر ہر وہ علامت جو یہ بتائے کہ یہ جانور فلاں کی نیاز کا ہے اس میں داخل ہے شیطان بھی کہہ آیا ہے کہ میرے اثر سے لوگ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل کو بگاڑ ڈالیں گے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھ لے گا کوئی کسی کے نام پر ناک یا کان چھدوائے گا کوئی داڑھی منڈائے گا کوئی چار ابرو صاف کر کے فقیری کا اظہار کرے گا یہ سب شیطانی باتیں اور اسلام کے خلاف ہیں پھر جس نے اللہ جیسے کریم کو چھوڑ کر شیطان جیسے دشمن کی راہ اختیار کی اس نے صریح دھوکہ کھایا کیونکہ اول تو شیطان دشمن ہے دوسرے اس میں بجز وسوسے ڈالنے کے اور کوئی قدرت بھی نہیں جھوٹے سچے وعدوں سے انسان کو وقتی طور پر بہلا دیتا ہے کہ فلاں کو مانو گے تو یہ ہوگا اور فلاں کو مانو گے تو یہ ہوگا اور لمبی لمبی آرزوئیں دلاتا ہے کہ اگر اتنے پیسے ہوں تو ایسا ایسا باغ تیار ہو جائے گا خوبصورت محل بن جائے گا چونکہ یہ امیدیں پوری ہوتی نہیں اس لئے انسان گھبرا کر اللہ کو بھول کر غیروں کی طرف دوڑنے لگتا ہے اور ہوتا وہی ہے جو مقدر میں ہے کسی کے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ نہیں ہوتا یہ تو محض ایک شیطانی وسوسہ اور اس کا مکر وفریب ہے ان باتوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ انسان شرک میں گرفتار ہو کر جہنمی بن جاتا ہے اور شیطانی جال میں اس بری طرح سے پھنس جاتا ہے کہ لاکھ ہاتھ پاؤں مارے مگر رہائی نصیب نہیں ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے سلسلے میں شرک کی رسمیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلاً خَفِيْفاً فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحاً لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۞ فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحاً جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَا اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞﴾ (سورۃ الاعراف ۱۹۰)

ترجمہ: ''اس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی تا کہ اس سے چین پائے پھر جب اس نے اس سے ہم بستری کر لی تو اس کو حمل رہ گیا وہ اسے لے کر چلتی پھرتی رہی پھر جب بھاری ہوگئی تو دونوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ اگر تو ہمیں نیک اولاد دے گا تو ہم تیرے شکر گذار ہوں گے پھر جب اس نے ان کو نیک بچہ دیا تو اس بچے میں اللہ کے شریک بنانے لگے ان کے شرک سے اللہ بلند و برتر ہے''۔

یعنی شروع میں اللہ ہی نے انسان کو بنایا اسے بیوی دی اور دونوں میں محبت پیدا کی پھر جب اولاد کی امید ہوئی تو دونوں اللہ سے دعائیں مانگنے لگے کہ اگر صحیح سالم اور تندرست بچہ پیدا ہو جائے تو ہم اللہ تعالیٰ کا بہت احسان مانیں گے پھر جب حسب خواہش بچہ پیدا ہو گیا تو غیر اللہ کو ماننے لگے اور ان کی نذر و نیاز کرنے لگے کوئی بچہ کو کسی کی قبر پر لے گیا کوئی تھان پر کسی نے کسی کے نام کی چوٹی رکھ لی کسی نے بدھی پہنا دی اور کسی نے بیڑی ڈال دی کسی نے کسی کا فقیر بنا دیا اور نام بھی رکھے تو شرکیہ جیسے نبی بخش پیر بخش علی بخش ستیلا بخش گنگا بخش، جمنا داس وغیرہ۔ اللہ تو ان نیازوں سے بے پرواہ ہے مگر ان نادانوں کا ایمان جاتا رہتا ہے۔

❊❊❊

کھیتی باڑی میں شرک کی رسمیں

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْباً فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴾ (الانعام:۱۳۶)

ترجمہ: ''اور مشرک ان چیزوں میں سے جو اللہ نے پیدا کی ہیں یعنی کھیتی باڑی اور جانوروں میں ایک حصہ مقرر کر چکے ہیں اور اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے جو ان کے شریکوں کا ہے وہ اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا ہے وہ ان کے شرکاء کو مل جاتا ہے یہ جو فیصلہ کر رہے ہیں بہت برا ہے''۔

یعنی تمام غلے اور جانور اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں پھر مشرک جس طرح ان میں سے اللہ تعالیٰ کی نیاز نکالتے ہیں اس طرح غیر اللہ کی بھی نیاز نکالتے ہیں جبکہ غیر اللہ کی نیاز میں تو اب واحترام بجالاتے ہیں وہ اللہ کی نیاز میں نہیں بجالاتے۔

❁❁❁

چوپایوں میں شرک کی رسمیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَقَالُوا هٰذِهِ اَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴾ (الانعام:۱۳۸)

ترجمہ: '' کہتے ہیں کہ یہ جانور اور کھیتی اچھوتی ہے اسے کوئی نہ کھائے علاوہ اس کے جسے ہم چاہیں (محض اپنے خیال سے) بعض جانوروں کی سواری منع ہے اور بعض جانوروں پر اللہ کا نام نہیں لیتے یہ سب اللہ پر بہتان ہے وہ ان کے بہتان کی جلدی سزا دے گا''۔

یعنی لوگ محض اپنے خیال سے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں چیز اچھوتی ہے اس کو فلاں شخص کھا سکتا ہے بعض جانوروں کو لادتے نہیں اور سواری بھی نہیں کرنے دیتے کہ یہ فلاں کی نیاز کا جانور ہے اس کا ادب کرنا چاہئے اور بعض جانوروں کو غیر اللہ کے نام پر نامزد کر دیتے ہیں کہ ان کاموں سے اللہ خوش ہوگا اور مرادیں بر لائے گا مگر ان کے یہ خیالات وافعال جھوٹے ہیں جن کی وہ ضرور سزا پائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞﴾(المائدہ ۱۰۳)

ترجمہ:''اللہ نے بحیرہ کو نہ سائبہ کو نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو جائز قرار دیا لیکن کافر جھوٹی باتیں اللہ کے ذمہ لگاتے ہیں اور اکثر ناسمجھ ہیں''۔

جو جانور کسی کے نام کا نامزد کر دیا جاتا تو اس کا کان چیر دیا جاتا اس کو بحیرہ کہتے تھے سانڈ کو سائبہ کہا جاتا تھا جس جانور کے بارے میں یہ منت مانی جائے کہ اس کا بچہ نر پیدا ہوا تو اس کو نیاز میں دے دیا جائے گا پھر اس کے نر اور مادہ دونوں ہوتے نر کو بھی نیاز میں نہ دیتے ان دونوں بچوں کو وصیلہ کہا جاتا تھا اور جس جانور سے دس بچے پیدا ہو جاتے تھے اس پر سوار ہونا اور لادنا چھوڑ دیتے تھے اور اس کو حام کہا جاتا تھا۔فرمایا یہ باتیں شرعی نہیں ہیں رسمی ہیں، معلوم ہوا کہ کسی جانور کو کسی کے نام ٹھہرا دینا اور اس پر اس کی علامت لگا دینا اور یہ مقرر کرنا کہ فلاں کی نیاز گائے فلاں کی بکری اور فلاں کی مرغی ہی ہوتی ہے یہ سب جاہلانہ رسمیں ہیں اور شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپکو اور تمام مسلمانوں کو ایسے گندے عقائد سے بچائے اور صحیح کتاب وسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے میں علماء اور حکام کی بات ماننا

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے عنقریب تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہو جائے میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم لوگ کہتے ہو کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو حدیث کی سند اور اس کی صحت معلوم ہونے کے بعد سفیان ثوری کی رائے پر عمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النور:٦٣)

ترجمہ: ''رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں نہ گرفتار ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے''۔

کیا تم جانتے ہو کہ آیت میں فتنہ سے کیا مراد ہے شرک ہے ممکن ہے کہ آدمی جب نبی ﷺ کا کوئی قول ٹھکرا دے تو اس کے دل میں ایک گنا گمراہی آ جائے جو اس کی ہلاکت کا سبب بن جائے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مندرجہ ذیل آیت پڑھتے سنا ﴿اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهاً وَّاحِداً لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ ۳۱)

ترجمہ: ''انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے، اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں''۔

تو انہوں نے (عدی بن حاتم) نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگ کسی ایسی چیز کو حرام بنا دیتے ہیں جسے اللہ نے حلال بتایا ہے تو تم اسے حرام سمجھتے ہو اور وہ لوگ کسی ایسی چیز کو حلال بنا لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے تو تم اسے حلال سمجھتے ہو تو میں نے کیا ہاں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہی ان کی عبادت ہے اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمان بھائیوں کو رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمت عطا فرمائے اور ہمیں ہر آنے والے فتنہ سے بچائے۔ (آمین)

اور شریعت سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اس طرح حرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس کے بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے جسے حلال قرار دیا ہے اور وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ چیز حرام ہے ہمیں ان چیزوں پر عمل کرنا ہے اور کتاب وسنت پر چلنا ہے اللہ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

❋❋❋

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوم:

(۱) شرک کا سد باب کیسے کریں

﴿عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنِ الشَّخِيْر رضی اللہ عنہ قَالَ إِنْ طَلَقْتَ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَقُلْنَا أَنتَ سَيدنا فَقَالَ السَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْنَا وَاَفْضَلْنَا فَضْلاً وَأَعَظَمَنَا طَوْلاً فَقَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ اَوْ بعْض قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجِرْ مِنْكُمُ الشَّيْطٰنُ ۞﴾ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہم نے عرض کی آپ ہمارے سردار ہیں آپ نے فرمایا سردار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بابرکت اور بلند ہے ہم نے پھر عرض کیا آپ افضل ترین اور بے شمار احسان کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ اس طرح کی مناسب باتیں کرو اور یاد رکھنا کہ کہیں شیطان کے پھندے میں نہ آ جانا۔

قولہ :باب ماجاء فی حمایۃ النبی ﷺ :

اس باب میں اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ رسول ﷺ نے ان اقوال و اعمال کی جو عقیدہ توحید میں نقص و کمزوری کا باعث بنتے ہیں کسی طرح بیخ کی اور شجر توحید کی آبپاری کے لئے کیا کیا کوششیں فرمائیں کتاب التوحید کے اختصار کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے وہ اکثر ارشادات جو عقیدہ توحید کو مضبوط کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے تھے درج کئے گئے ہیں اور ان اقوال و اعمال کی بھی وضاحت کی گئی ہے جس سے توحید میں نقص پڑ سکتا تھا مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایک باب باندھ کر ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جس سے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے تبحر علمی کا پتا چلتا ہے۔

قولہ : یاخیرنا و ابن خیرنا :

رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعریف اس لئے ناپسند فرمائی کہ کہیں لوگ غلو اور مبالغہ آمیزی کا شکار نہ ہو جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاساً قَالُوْا یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَاخَیْرَنَا وَابْنِ خَیْرَنَا وَسَیِّدَنَا وَابْنِ سَیِّدَنَافَقَالَ:

اَیُّھَا النَّاسُ ، قُوْلوا بِقَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَھوِیَنَّکُمُ الشَّیْطٰن. اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یَااَحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِیْ فَوقَ مَنْزِلَتِیَ الَّتِیْ اَنْزَلَتِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ﴾ (رواہ النسائی)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چند لوگ حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول اور اے وہ کہ جو ہم میں سب سے بڑا اور سب سے بہتر کے بیٹے ہیں اور یہ کہ ہمارے سردار اور سردار کے بیٹے ہیں رحمت و عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو وہی باتیں کرو جو تم کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں بہکا دے میں محمد اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اس مرتبہ سے جس پر اللہ کریم نے مجھے رکھا ہے بڑھا دو''۔

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَاتَطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدَاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ﴾

ترجمہ: ''میرے بارے میں غلو سے کام نہ لینا جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن میریم علیہما السلام کے بارے میں غلو کیا تھا میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو''۔

امت پر شفقت و محبت اور نصیحت کا یہ کامل ترین نمونہ ہے کیونکہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلو میں مبتلا کرنے والے ذریعہ ہی سے منع فرما دیا۔

قولہ : انا محمد عبداللہ ورسولہ :

عبدیت اور رسالت یہ دو صفتیں ایسی ہیں جن سے انسان اعلیٰ ترین مراتب کا حامل سمجھا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ دونوں صفتیں بوجہ اکمل پائی جاتی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے تمام فرشتے طلب رحمت کی التجا کرتے رہتے ہیں لہٰذا امت محمدیہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین تعریف کی ہے اور آپ کے سینہ مبارک کو کھول دیا ہے اور آپ کی تمام لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے اور آپ کے ذکر کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے حتیٰ کہ اذان تشہد اور خطبوں میں اپنے ذکر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر بھی فرمایا ﷺ۔

قولہ : وسیدنا و ابن سیدنا .

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب بدائع الفوائد میں لکھتے ہیں ۔ کسی شخص کو السید کہہ کر پکارنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء نے ناجائز قرار دیا ہے جیسے امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ یہ علماء کرام اس باب میں اس حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ کو یا سیدنا کہا گیا تو آپ نے فرمایا:

﴿السید اللہ تبارک تعالٰی ۞﴾ ''اللہ تعالٰی ہی السید ہے''۔

اور بعض علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے انصاری ساتھیوں سے فرمایا تھا کہ:

﴿قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ ۞﴾: ''اپنے سید کے لئے کھڑے ہو جاؤ''۔ یہ حدیث پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔

ان موخر الذکر علماء کا کہنا ہے کہ اسید ایسا لفظ ہے جو کسی دوسرے لفظ کی طرف مضاف نہیں ہوتا چنانچہ کسی بھی تمیمی کو سید کندہ نہیں کہا جائے گا اور نہ کسی ملک کو سید البشر سے پکارا جائے گا اس قاعدہ کی رو سے لفظ السید اللہ تعالٰی کے لئے استعمال کرنا درست نہ ہوگا۔ ان علماء کرام کی یہ توجیہہ صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جب لفظ السید اللہ تعالٰی کے لئے استعمال ہوگا تو اس وقت بمنزلہ ملک مولٰی اور رب کے ہوگا، وہ معنی ہرگز نہ ہوں گے جو مخلوق پر استعمال کرتے وقت ہوتے ہیں شارح کتاب التوحید علامہ عبدالرحمٰن بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی آیت اللہ الصمد کے معنی بیان کئے ہیں کہ:

﴿اَنَّـهُ السَّيِّـدُ الَّـذِیْ کَـمَـلَ فِیْـهِ جَـمِیْـعُ اَنْـوَاعِ السُّـوْدَدِ هُـوَ السَّیِّـدُ الَّذِیْ انْتَهٰـی سُوْدَدُهٗ ۞﴾

ترجمہ: ''وہ ذات بابرکت جس میں سیاوت کی تمام صفات کاملہ موجود ہوں جس کی سیاوت کمال انتہاء کو پہنچی ہوئی ہو''۔

اس طرح ہمارے رسول ﷺ نے توحید کی طرف جانے والے غلط راستہ کو بند کر دیا، اللہ تعالٰی ہمیں تمام گمراہ کن راستوں سے بچائے اور نیک راستہ کی طرف گامزن کرے۔ (آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہ عظیم الشان کام ہے جس پر دین کا دارومدار ہے اور اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا اگر اس کام میں سستی ہو جائے تو گمراہی پھوٹ پڑے جہالت پھیل جائے پشتیبان اجڑ جائیں اور لوگ ہلاک ہو جائیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝﴾ (الروم:۴۱)

ترجمہ: ''لوگوں کے برے اعمال کے باعث بحر و بر میں فساد برپا ہو گیا ہے تا کہ وہ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے شائد کہ وہ باز آئیں''۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾ (آل عمران:۱۰۴)

ترجمہ: ''تم میں سے کچھ لوگ ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور وہی لوگ فلاح پائیں گے''۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝﴾ (المائدہ ۷۸/۷۹)

ترجمہ: ''بنو اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیادتیاں کرتے تھے انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال سے روکنا چھوڑ دیا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے بہت برا تھا''۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سختی کی انتہا ہے کہ وہ محض اس سبب سے لعنت کے مستحق ہوئے کہ انہوں نے اللہ کے حکم کو ہلکا جانا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام میں غفلت اختیار کی، امام ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ ضرور بھلائی کا حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تم پر عذاب نازل کر دے پھر تم اس کو پکارو مگر وہ تمہاری پکار نہ سنے۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین کو حکم دیا کہ وہ فلاں بستی کو اس کے باشندوں پر الٹ دیں انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! اس بستی میں تیرا ایک ایسا بندہ بھی ہے جس نے کبھی پلک جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پر بھی دوسروں کے ساتھ ہی اس بستی کو الٹا دو اس لئے کہ میری نافرمانی دیکھ کر اس کا چہرہ بھی (غیرت سے) متغیر نہیں ہوا۔ (مشکوٰۃ)

اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اگر اتنی طاقت نہ رکھتا ہے تو اپنی زبان سے روک دے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو برائی کو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے (صحیح مسلم)

پس اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈر جاؤ نیند سے جاگ پڑو خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اپنے رب کے حکم کو بجا لاتے ہوئے نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو آپس میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرو پھر انسان اپنے حالات طاقت اور استطاعت کے مطابق اس کار خیر کا ذمہ دار ہے حدیث پاک میں ہے کہ ہر مسلمان اسلام کی سرحدوں کا محافظ ہے پس اس معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو کہ اسلام کو اپنے ہی نقب نہ لگا دیں نیکی کا حکم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ برائی کے ازالہ کے لئے کامیاب ترین وسائل کا استعمال کرے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ادْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ (النحل: ۱۲۵)

ترجمہ: ''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور لوگوں کے ساتھ بہترین طریقے سے مباحثہ کیجئے''۔

اس طرح داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر سے کام لے اور اگر اللہ کی راہ میں ستایا جائے یا اسے ناگوار باتیں سننا پڑیں تو گھبرائے نہیں اور اللہ سے اجر و ثواب کی نیت رکھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

﴿یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَالِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿﴾ (لقمان:۱۷)

ترجمہ: ''اے میرے پیارے بیٹے نماز قائم کر نیکی کا حکم برائی سے منع کر اور جو مصیبت تجھے پہنچے اس پر صبر کر یہ بڑے حوصلے کے کاموں میں سے ہے''۔

پس ہم دلوں پر مداہنت کے غلبہ سے اور غیرت دینی کے رخصت ہو جانے سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان کی نشانی اور فوز و فلاح کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اُوْلٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿﴾ (التوبہ:۷۱)

ترجمہ: ''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے منع کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ جلد رحم فرمادے گا یقیناً اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے''۔

اور ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و ایمان میں رکھے اور ہمیں لوگوں کو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ہمت عطا فرمائے (آمین) اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے دین پر چلنے کی طاقت عطا فرمائے۔ (آمین)

اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو جو دین پر قائم ہیں اور تمام مسلمان بہنوں کو اور جو دین کے کاموں میں مصروف ہیں اور زبان کے ذریعے اور قلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا دین لوگوں تک پہنچا رہی ہیں اور بھلائی کا حکم دیتی ہیں اور برائی سے منع فرماتیں ہیں اور تمام بھائیوں کو جو دین کے کاموں میں مصروف ہیں اللہ ان تمام کے کاموں میں برکت عطا فرمائے اور ان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین) اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور جو لوگ شرک کے کام وغیرہ کرتے ہیں انہیں ہدایت فرمائے (آمین) اور انہیں شرک و بدعت سے محفوظ رکھے جو انتہائی برا کام ہے اور عقیدہ توحید میں خلل پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (آمین یارب العالمین)

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

طاہر نصار عزیز بن عبدالعزیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

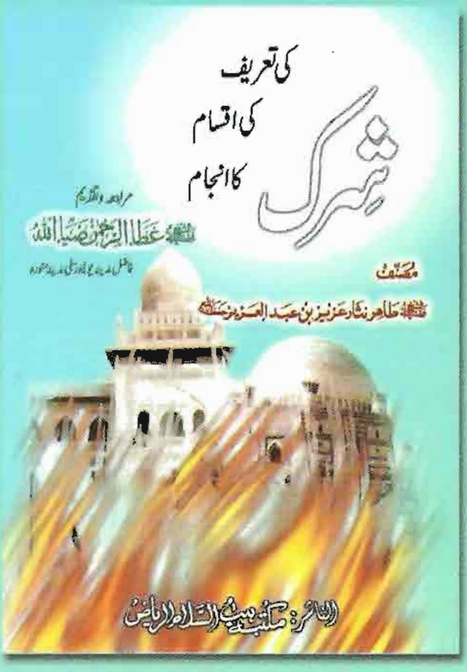
شرک
کی تعریف
کی اقسام
کا انجام
مصنف
الناشر: مکتبہ بیت السلام الریاض